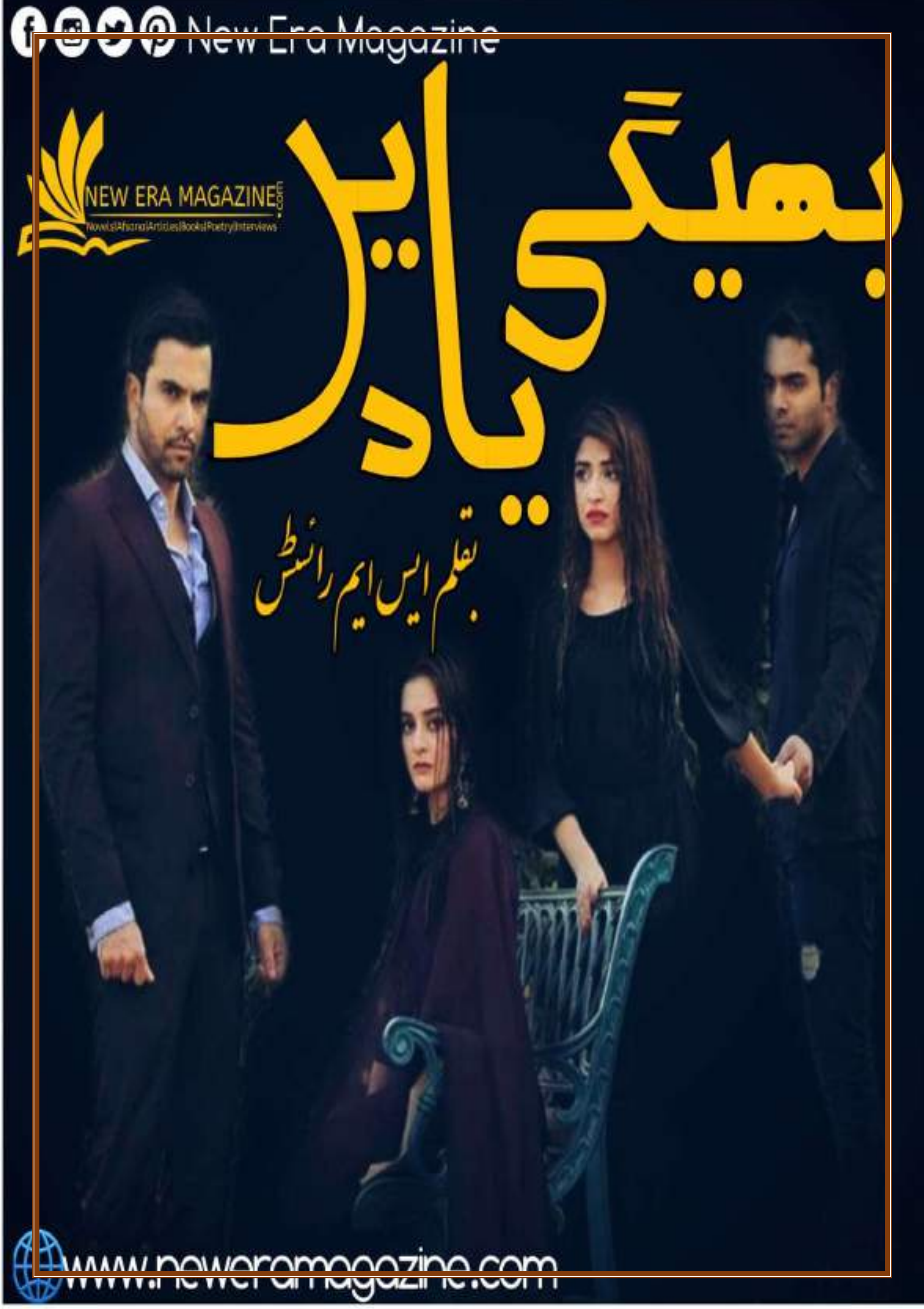
New Era Magazine
NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
بھیگی یادیں
بقلم ایس ایم رائٹس
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بھیگی یادیں

از ایس ایم رائٹس

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

ہٹو میرے راستے سے ورنہ۔۔۔ صالحہ نے انتہائی غصے سے کہا

ورنہ۔۔۔ ورنہ کیا کروگی چیخو گی۔۔ شیرا نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا

میں تمھارا وہ ہشر کروں گی کہ یاد رکھوگے۔۔

بھولنا چاہتا بھی کون کمبخت ہے تمھیں... شیرا کی آنکھوں میں شیطانیت صاف تھی.

بکواس بند کرو اور ہٹو سامنے سے۔۔ صالحہ نے کہا کیونکہ وہ بیچ راستے میں اسے روک کر یہ بکواس کر رہا تھا۔۔ صالحہ سائیڈ سے نکلنے لگی تو اس نے صالحہ کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔

چھوڑو میرا ہاتھ۔۔ (وہ رو دینے کو تھی۔۔)

چٹاخ۔۔ اچانک صالحہ نے شیرا کے منہ پر تھپڑ مارا

شیرا منہ پر ہاتھ رکھ کر حیرت سے صالحہ کو دیکھنے لگا۔ اس کی آنکھیں سرخ ہو گئی۔۔ اس کساتھ تین چار لڑکے اور بھی تھے وہ بھی حیرت سے دیکھنے لگے

یہ بہت غلط کیا تو نے شیرا پر ہاتھ اٹھا کر۔۔ میں تو تجھے اپنی گھر والی بنانا چاہتا تھا مگر اب نہیں اب تو دیکھ میں کیا کرتا ہوں تیرے ساتھ،، انتہائی غصے کہ عالم میں وہ بولا.

مجھے میرے رب پر بھروسہ ہے۔ وہ میری حفاظت کرے گا اور جس کی رب حفاظت

www.neweramagazine.com

کرے تو تیری کیا اوقات کہ تو اسے نقصان پہنچا سکے۔۔صالحہ نے انتہائی مظبوط لہجے میں کہا اور وہاں سے چلی گئی۔

دو دن بعد۔۔

دروازے پر دستک ہوئی علی صاحب نے دروازہ کھولا(صالحہ کے والد)

تم؟؟؟وہ شیرا کو دیکھ کر حیران ہوئے کہ محلے کا غنڈا ان کے گھر

سلام۔۔۔علی صاحب کیسے ہیں(شیرا نے ہاتھ ماتھے تک لے جا کر سلام کیا)

تم یہاں کیا کر رہے ہو؟

آپ سے بہت ہی اہم بات کرنے آیا ہوں۔اندر آ سکتا ہوں؟

جو بات کرنی ہے یہاں کرو۔

اتنی اہم بات دروازے پر نہیں کر سکتا۔..وہ یہ کہتا ہوا اندر آ گیا

اس وقت گھر میں صادم موجود نہیں تھا۔صالحہ اپنے کمرے میں تھی اور نازش بیگم کچن میں۔۔(

صالحہ کہاں ہے؟(شیر انے علی صاحب سے کہا)

تم میری بیٹی کو کیسے جانتے ہو؟اور تمہارا کیا کام اس سے؟علی صاحب نے غصے سے کہا

سارے کام اسی سے تو ہیں بولا یں تو اسے۔

باہر نکلو میرے گھر سے۔علی احمد نے اس کا گریبان پکڑ کر کہا

شور کی آواز سن کر نازش بیگم اور صالحہ باہر آگیں۔صالحہ نے جب شیر اکو دیکھا تو حیران وہ گئی۔۔شیر انے جب صالحہ کو دیکھا تو اپنا گریبان چھوڑوا کر بولا)

صرف تمہاری وجہ سے چوپ ہوں ورنہ میں کیا حال کرتا یہ تم اچھی طرح جانتی ہو۔بتایا نہیں تم نے انہیں ہمارے بارے میں چلو کوئی بات نہیں میں بتادیتا ہوں۔

صالحہ سے کہتا ہوا وہ علی احمد کی طرف مڑا اور ان سے بولا

ہم ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں اور۔۔۔(وہ کہہ رہا تھا کہ علی بولے)

بس کیا بکواس کر رہے ہو تم۔وہ غصے سے بولے،اتنے میں صادم گھر میں داخل ہوا تو شور کی آواز سن کر گھبرا گیا اور فورن اندر آیا،بولا

کیا ہوا بابا۔۔وہ یہ کہتا ہوا آیا اور جیسے ہی نظر شیر اپر پڑی تو وہ بولا

تم۔۔۔(وہ انتہائی حیران تھا)

ہاں میں تمہاری بہن کا رشتہ لے کر آیا ہوں۔۔۔(یہ سنتے ہی صادم نے اس کا گریبان پکڑ کر گسیٹے ہوئے دروازے تک لایا اور بولا)

آہندہ یہاں نظر مت آنا مجھے۔(اسے گھر سے نکال دیا)

یہ یہاں کیسے آیا اس کی اتنی حمت کیسے ہوئی۔صادم کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کیا کر دے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیوں آیا تھا یہ۔کیا ہے یہ سب۔علی احمد نے صالحہ کی طرف غصے سے دیکھتے ہوئے کہا

وہ جھوٹ بول رہا تھا بابا میں نہیں جانتی اسے۔صالحہ حیران تھی کہ اس کے باپ،بھائی کو اس پر یقین نہیں ہے۔

علی احمد اسے گھورتے ہوئے اپنے کمرے میں چلے گئے تھے ان کے پیچھے نازش بیگم بھی

چکی گئی۔ صالحہ نے صادم کی طرف دیکھتے ہوئے۔ اپنے سے چھوٹے بھائی کی طرف دیکھا اور بولی

تمہیں بھی لگتا ہے کہ میں غلط ہوں؟ صالحہ کی آنکھوں میں آنسو تھے

اگر تم انولو نہیں ہو تو اس کی اتنی حمت کیسے ہوئی؟ (صادم نے الٹا سوال کیا)

یعنی تمہیں اپنی بہن پر یقین نہیں ہے۔ کیا میں ایسا کر سکتی ہوں؟ (صالحہ دم سادھے اسے دیکھ رہی تھی اور سوال پوچھ رہی تھی۔ اسے جس پر بھروسہ تھا کہ اس کا بھائی اس کا ساتھ دے گا چاہے کچھ بھی ہو مگر وہ غلط تھی۔)

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں کمرے میں جا رہا ہوں (صادم نظریں چورا کر وہاں سے چلا گیا۔ اور صلحہ اسے دیکھتی رہی)

شام کے وقت صادم بینک سے گھر آنے کے لیے نکلنے والا تھا کہ اس کے موبائل کی ٹون بجی۔ اس نے جب موبائل کھولا تو غم و غصے کی حالت میں آگیا۔ بہت ظبط کے بعد وہ گھر پہنچا جہاں علی احمد گھر میں موجود تھے جلدی گھر آنے کی وجہ سے، صالحہ علی احمد

کے لیے چائے بنارہی تھی جب صادم گھر کے اندر داخل ہوا اور زور سے صالحہ کو آواز

لگائی۔

صالحہ۔۔صالحہ..وہ اتنی زور سے چیخا کہ صالحہ کے ہاتھ سے کپ گر گیا وہ بھاگتی ہوئی آئی

۔۔

کیاہوا..اس کا سانس پھولا ہوا تھا۔علی احمد بھی گھبرا گئے۔سب وہاں موجود تھے

جب..

چٹاخ____صادم نے صالحہ کے تھپڑ لگایا۔تھپڑ اتنی زور کا تھا کہ صالحہ لڑکھڑا گئی۔

صادم..علی احمد نے صالحہ کو پکڑا اور صادم پر چیخے

یہ کیا حرکت ہے؟

مجھ سے پوچھ رہے ہیں آپ اس سے پوچھیں کیا کرتی پھر رہی ہے یہ۔۔صالحہ کی طرف

اشارہ کرتے ہوئے کہا

کیا کیا ہے میں نے؟ صالحہ نے روتے ہوئے کہا

کیا کیا ہے۔۔۔۔یہ دیکھیں

اس نے موبائل علی احمد کی طرف بڑھا دیا۔جب انھوں نے دیکھا تو صالحہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولے

کیا یہ سچ ہے؟ انھوں نے صالحہ سے تصدیق چاہی.

آپ اب بھی پوچھ رہے ہیں---صادم بولا تو علی احمد نے اسے ہاتھ کے اشارے سے چپ کروا دیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صالحہ نے جب موبائل دیکھا تو اس میں صالحہ اور شیرا کی تصویریں تھیں۔صالحہ کے پیروں کے نیچے زمین نکل گئی۔جسے جسے وہ تصویریں دیکھتی جاتی اس کا رنگ پیلا پڑ گیا.

یہ یہ جھوٹ ہے بابا یہ میں نہیں ہوں۔صادم تم بھی جانتے ہو ٹیکنالوجی کتنی اڈوانس ہو گئی ہے تصویر میں ایڈیٹینگ کرنا کون سی بڑی بات ہے۔--بلا آخر وہ بولی

بکواس بند کرو--علی احمد نے ایک تھپڑ اس کے منہ پر مارا۔صالحہ زمین پر گر گئی

کس کو بیو قوف بنا رہی ہو۔اسی لیے وہ یہاں آیا تھا۔ تمہیں ذرا شرم نہیں آئی یہ سب کرتے ہوئے.

بابا میں نے ایسا کچھ نہیں کیا یہ جھوٹ ہے۔آپ کو مجھ پر یقین کیوں نہیں آرہا۔میں ایسی نہیں ہوں میں اللہ کی قسم کھا کر کہتی ہوں میں نے ایسا نہیں کیا۔وہ بہتان لگا رہا ہے مجھ پر بابا میرا یقین کریں۔

صالحہ روتے ہوئے ان قدم پکڑے بولے جا رہی تھی۔۔اس پیروں سے ہی دور کرتے ہوئے بولے

دور ہو جاو میری نظروں سے تمہارا ابھی میں بندوبست کرتا ہوں۔وہ حقارت سے کہتے ہوئے وہاں سے چلے گئے

تو مر کیوں نہیں جاتی۔۔باپ بھائی کی عزت کا زرا خیال نہیں تھا۔کیا نہیں کیا ہم نے تمہارے لیے اور تم یہ صلہ دے رہی ہو۔-نازش بیگم نے غصے سے بولیں

آپ بھی یہ ہی سمجھتی ہیں۔آپ تو ماں ہیں اپکو نہیں پتہ کہ میں کیسی ہوں۔--صالحہ نے اپنی ماں سے پوچھا

یقین تو مجھے بھی نہیں آرہا مگر اپنی آنکھوں سے دد یکھ رہی ہوا اس کو کیسے جھٹلاوں---

انھوں نے تصویروں کی طرف اشارو کیا

میں کیسے یقین دلاوں اپ لوگوں کہ یہ سب جھوٹ ہے۔صالحہ غصے سے چیخی۔نازش بیگم وہاں سے چلی گئ)

۔

صادم اور علی احمد نماز پڑھ کر واپس آرہے تھے جب ایک آدمی ان سے ملا اور بولا

ارے علی صاحب یہ کیا سنے میں آرہا بھی۔

کیا سننے میں آرہا؟ علی احمد بولے

ارے آپ کی بیٹی کے بارے میں توبہ توبہ کیسی طربیت کی آپ نے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا بکواس کیے جارے ہیں آپ۔۔صادم غصے سے بولا تو علی احمد نے اس کا ہاتھ پکڑ کر آگے چل دیے۔۔

وہ گھر آیا اور سامنے پڑا گلدان زمین پر مارا اور بولا)

اب ہم گھر سے باہر بھی نہیں جا سکتے۔وہ بھی اس کی وجہ سے۔میں جان سے مار دوں گا اسے--وہ غصے سے صالحہ کی طرف بڑھا تو نازش بیگم نے اسے روک لیا

خبردار جو تم نے اسی کوئی حرکت کی تمہیں کچھ ہو گیا تو ہم تو جیتے جی ہی مر جاہیں گے---وہ کہتے ہوئے صالحہ کی طرف مڑی اور بولیں

تو پیدا ہوتے ہی مر کیوں نہیں گئی۔ہماری زندگیوں کو عذاب بنادیا ہے۔آخر مر کیوں نہیں جاتی تو۔نازش بیگم نے صالحہ کے منہ پر تھپڑوں کی برسات کر دی

ان کا ایک ایک لفظ صالحہ کے جسم سے روح کھینچ رہا تھا۔مشکل میں تو گھر والے ڈھال بنتے ہیں مگر یہاں تو اس کے اپنے بنا کسی تصدیق کے اسے گناہگار سمجھ رہے تھے۔کوئی اس شیر اسے کیوں نہیں پوچھ رہا تھا،اس غنڈے کی بات کا یقین کر لیا مگر اس کی بات کی کوئی اہمیت نہیں تھی۔اس کا کسی کو یقین نہیں تھا۔اپنے کمرے میں زمین پہ بیٹھی وہ

روrہی تھی اور اپنے اللہ سے کلام کر رہی تھی۔اے میرے رب تو جانتا ہے کون سچا ہے ،آپ سے تو کچھ بھی چھپا نہیں ہے۔میری مدد فرما۔سب نے میرا ساتھ چھوڑ دیا ہے تو مجھے اکیلا نہ چھوڑنا ورنہ تو میں برباد ہو جاوں گی۔کوئی نہیں میرا اس دنیا میں تیرے سوا صرف تیرا اسرا ہے اللہ میری مدد فرما۔

علی احمد فون پر کسی سے بات کر رہے تھے جب نازش بیگم ان کے پاس آ کر بیٹھیں ۔بات ختم ہونے کے بعد وہ بولے

آج شام صالحہ کا نکاح ہے۔اسے بتا دینا۔

کون لوگ ہیں؟نازش بیگم نے پوچھا

میرے ایک دوست نے رشتہ لگوایا ہے۔اتنا کہہ کر وہ چلے گئے

صالحہ کو جب پتا چلا تو وہ رو رو حلقان ہو گئی مگر کسی نے اس کی نہیں مانی وہ اپنی پڑھائی مکمل کرنا چاہتی تھی مگر اس کی تقدیر میں کچھ اور ہی لکھا تھا.

نکاح کے بعد جب رخصتی کے وقت اس کی نظر دولہا پر پڑی تو اسے یقین نہیں آیا کہ اس کے باپ۔بھائی نے یہ پسند کیا ہے اس کے لیے،وہ لگبھگ پچپن،ساٹھ کی عمر کا بندہ تھا،جس کا پیٹ باہر،کالا رنگ،اور بڑی بڑی مونچھیں تھیں۔صالحہ کو اس سے خوف آنے لگا۔جاتے وقت کوئی بھی اس سے نہیں ملا وہ خود علی احمد کے پاس گئی مگر انھوں نے منہ پھر لیا۔تو وہ بولی

میں اب کبھی یہاں نہیں آوں گی بابا۔کبھی نہیں۔۔۔اس کی آواز بھرا رہی تھی آنکھوں میں آنسو چھلکنے کو تیار تھے مگر اس نے انھیں بہنے نہیں دیے۔ایک نظر اپنی

ماں اور بھائی پر ڈالی جو کہ وہاں دنیا دیکھوے کے لیے کھڑے تھے اور وہ آگے بڑھ گئی۔

گاڑی میں بیٹھ کر وہ سر جھوکائے بنا آواز کے آنسو بہائے جا رہی تھی جب اچانک کار جھٹکے سے روکی۔سامنے شیرا اپنے ساتھیوں کے ساتھ کھڑا تھا۔اس نے صالحہ کی سایڈ کا دروازہ کھولا اور نیچے جھک کر بولا

جب تم میری نہیں ہوئیں تو میں تمہیں کسی اور کا بھی نہیں ہونے دوں گا۔اس کی آنکھوں میں شیطانیت صاف دیکھائی دے رہی تھی۔صالحہ ڈر سے کاپنے لگی۔

کون ہو تم کیا چاہتے ہو؟ صالحہ کے شوہر نے ڈرتے ہوئے پوچھا

تیری موت---یہ کہتے ہی شیرا نے جیب سے گن نکالی اور صالحہ کے شوہر کے سینے پر تین فاہر کیے۔صالحہ اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ کر چیخنے لگی

نہیییییییی مت مارو۔

شیرا نے اس کا ہاتھ پکڑا اور گاڑی سے نکالا وہ چیختی رہی

کہاں لیجا رہے ہو مجھے چھوڑو، بچاو کوئی ہے، میری مدد کرو۔ (مگر وہاں کوئی ہوتا تو آتا۔)

اور وہ اسے اپنی گاڑی میں بیٹھا کر ایک فلیٹ میں لے آیا جہاں اس کے آوارہ دوست بھی تھے اس کے ساتھ ان سب نے شراب پی رکی تھی شیرا نے اسے ایک کمرے میں پھینکا وہ ڈر کے مارے پسنے سے نہا گئی کیونکہ آگے جو ہونے والا تھا وہ اس کی روح کو فنا کرنے کے لیے کافی تھا۔ اس کی نظر ایک درازے پر پڑی وہ بھاگ کر اس دروازے کی طرف گئی وہ سب ہسنے لگے ان ہاتھوں میں شراب کی بوتلیں تھیں۔۔۔

کب تک بچو گی ہم سے ہاہاہاہاہا۔۔۔۔ان میں سے ایک نے بولا۔صالحہ جس دروازے میں گھوسی تھی وہ ایک گندہ سا واش روم تھا۔باہر سے ان کی آوازیں صاف آرہی تھیں ۔پھران لوگوں نے دروازے پر لاتیں مارنا شروع کر دیں.

ناجانے رات کا کون سا پہر تھا جب وہ گھبرا اٹھا۔سائیڈ ٹیبل پر سے پانی کے جگ میں سے پانی نکال کر پیا اور لمبی لمبی سانسیں لینے لگا۔۔۔۔

یااللہ اس کی حفاظت کرنا میں نے اسے تیری امان میں دیا۔---نماز پڑھنے کہ وہ ٹیرس پر آ گیا کیونکہ نیند تو اب آنی نہیں تھی اس کا دل بہت بے چین ہو رہا تھا وہ چھ کر بھی اس کے پاس نہیں جا سکتا تھا دور جو اس سے بہت تھا۔

صادم بیڈ پر لیٹا اپنی منکوحہ (نور) سے باتیں کر رہا تھا۔

تم نے بتایا بھی نہیں اور صالحہ کی شادی کر دی ایسی بھی کیا مجبوری تھی صادم۔ نور شاکڈ کی حالت میں بولی جب اسے پتا چلا کے صالحہ کی شادی ہو گئی۔

یار وہ اس کے پیپرز بننے تھے اور لڑکے والوں نے کہا کے سادگی سے بہادیں تو بس بابا نے نکاح کر دیا پر وہ رخصتی پر باضد ہو گئے تو کرنا پڑا۔ صادم نے بات گھومانا چاہی۔ اب وہ اسے کیا بتاتا کہ کیسے اور کس سے کی ہے شادی۔

یہ کیا بات ہوئی تم ایک کال کر کے مجھے بتا دیتے میں آجاتی انٹی کی مدد کروانے۔

یار ہو گیا نہ سب کچھ خیریت سے اب اگر تم نے کسی اور کے بارے میں بات کرنی ہے تو میں فون رکھ رہا ہوں۔(صادم نے بات کو ختم کرنے کے لیے ایسا بولا۔)

اچھا نہیں کرتی کسی اور کی بات بابا۔ ٹھیک ہے۔نور نے اس کی بات مانتے ہوئے آگے بات نہیں کی صالحہ کے بارے میں۔

علی احمد بیڈ سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے جب نازش بیگم ان کے پاس آ کر بیٹھیں اور بولیں

کیا ہوا کیا سوچ رہے ہیں؟اگر صالحہ کے بارے میں سوچ رہے ہیں تو اس کی قسمت میں یہ لکھا تھا آپ پریشان نہ ہوں۔(وہ دلاسہ دیتے ہوئے بولیں)

لایٹ بند کر دو مجھے سونا ہے،۔(وہ بنا کوئی جاوب دیے لیٹ گئے۔۔ نازش بیگم بھی لائٹ بند کر کے لیٹ گئی۔)

صالحہ کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے وہ ناک پر ہاتھ رکھے ہوئے کھڑی تھی کیونکہ واش روم بہت ہی گندہ تھا۔وہ کھڑی اپنے رب کی مدد کا انتیظار کر رہی تھی ۔دروازہ کسی بھی وقت ٹوٹ سکتا تھا۔اس کے دماغ نے تیزی سے کام کرنا شروع کیا ۔ایک زوردار لات پڑی اور دروازہ کھول گیا مگر سامنے کا منظر دیکھ کر وہ لوگ حیران رہ گئے۔کیونکہ صالحہ نے واش کی ساری غلاظت اپنے اوپر مل لی تھی،اسے اپنی عزت بچانے کے لیے اس سے بہتر اور کوئی طریقہ نہیں لگا تھا۔وہ باہر آئی تو وہ لڑکے جو کے تعداد میں پانچ، چھ تھے پیچھے ہوئے کیونکہ اسے دیکھتے ہی اتنی گیھن آرہی تھی ان سب

نے اسے اس حالت میں دیکھ کر اپنے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیے۔شیرا غصے سے آگے بڑھا ایک لات صالحہ کے پیٹ پر ماری۔وہ اتنی زوردار لات تھی کہ اس کہ منہ سے خون بہنے لگا اور وہ بولا

سالی نے سارہ مزہ خراب کر دیا۔دفعہ ہو جا یہاں سے ورنا تجھے بھی جان سے مار دوں گا ۔(وہ اسے اور وہاں برداشت نہیں کر سکتے تھے اس بدبو سے ان کا برا حال ہو رہا تھا ۔صالحہ سے اٹھا نہیں جا رہا تھا مگر اسے وہاں سے نکلنا تھا وہ بہت ہمت کر کے اٹھی اور وہاں سے نکلی۔آدھی رات وہ تنہاہ چلتی جا رہی تھی اسے نہیں پتا تھا کہ وہ کہا جا رہی ہے ۔پیٹ میں اس کے شدید درد ہو رہا تھا جب اس کی ہمت جواب دے گئی تو اسے ایک مسجد نظر آئی۔اندر وہ جا نہیں سکتی تھی کیونکہ جس غلیظ حالت میں وہ تھی تو یہ ناممکن تھا ۔وہ وہیں مسجد کے باہر اس کی دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔تھکاوٹ۔تنہائی،رات کا اندھیرا ان سب چیزوں سے اسے ڈر لگنے لگا اور وہ رونے لگی۔مولوی صاحب جو کے مسجد میں ہی رہتے تھے کسی کام سے باہر آئے تو وہاں کسی لڑکی کو اتنی گندی حالت میں دیکھا تو اس کے پاس آئے اور بولے

بیٹا کون ہو تم اور یہاں اس حالت میں کیا کر رہی ہو۔انھوں نے نہایت نرمی سے پوچھا ۔صالحہ نے سر اٹھا کر انھیں دیکھا مگر کچھ نہیں بولی اس کا چہرہ بھی گندہ ہو رہا تھا خون جو کہ جم چکا تھا اس کے چہرے پر اس کے بھی نشان تھے۔انھوں نے پھر پوچھا

بولو بیٹا کون ہو تم۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں۔۔میں اس سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا...مجھے غسل کرنا ہے مولوی صاحب۔اس کی آواز میں ایک التجا تھی۔وہ صالحہ کو اپنے گھر لے گئے جو کے مسجد میں ہی مقیم تھا ۔اپنی بیگم سے کہا کہ اسے غسل کرنا ہے۔ان کی بیگم نے صالحہ کو اپنا ایک جوڑا دیا اور وہ غسل کرنے چلی گئی۔غسل کے بعد اس نے مسجد میں نماز پڑھی۔آدھی رات تھی مسجد میں کوئی بھی نہیں تھا۔صالحہ مصلے پر کھڑے ہو کر نماز پڑ رہی تھی اس کے آنسو روا تھے۔اپنے رب حضور سجدہ ریز ہو کر اس نے اپنے رب کا شکر ادا کیا کہ اس نے صالحہ کی

مدد وہ اپنے رب کا جتنا شکر کرتی اتنا کم تھا۔

اے میرے اللہ میں بہت گناہ گار ہوں، خطاکار ہوں مگر آپ بہت رحیم ہیں آپ نے ہر قدم پر اپنی اس گناہ گار بندی کی مدد کی ہے اور آج میں نے وہ گندگی بھی آپ کے خوف اور اپنی عزت بچانے کے لیے لگائی تھی آپ کا شکر ہے آپ نے مجھے بچا لیا۔___ وہ سجدے میں اپنے رب کا شکر ادا کر رہی تھی اس کی ہچکیاں بند چکی تھیں۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میرے اللہ میں بہت اکیلی ہو گئی ہوں۔ کوئی میرا یقین نہیں کر رہا۔ آپ تو سب جانتے ہیں کہ میں نے کچھ نہیں کیا۔ میں نے تو کبھی کسی نامحرم کے بارے میں سوچا بھی نہیں ،آپ تو دلوں کے حال جانتے ہیں میں نے کبھی کسی کو اپنی طرف مائل نہیں کیا۔ مگر میرے اپنے بھی میرا یقین نہیں کر رہے۔ میرے اللہ مجھے اس آزمائش میں ثابت قدم رکھنا۔

وہ کافی دیر سے سجدے میں تھی مولوی صاحب نے اسے دیکھا تو وہ)
اور ان کی بیگم اس کے پاس آئے اور بولے (

بیٹا۔۔۔۔۔جب کوئی حرکت نہیں ہوئی تو مولوی صاحب کی بیگم نے اس کے
کندھے پر ہاتھ رکھا۔وہ سجدے سے اٹھی سلام پھیرا۔اس کا چہرا آنسوں سے تر تھا
۔صالحہ نے مولوی صاحب سے کہا)

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے اپنے بابا کو کال کرنی ہے آپ کچھ مدد کر سکتے ہیں؟(صالحہ نے ہچکچاتے ہوئے کہا)

یہ لو بیٹا۔(انھوں نے اپنا موبائل اس کو دیا۔صالحہ نے علی احمد کا نمبر ڈائل کیا۔کافی دیر
بیل جاتی رہی مگر کسی نے نہیں اٹھایا۔اس نے دوبارہ ڈائل کیا اب کی بار دوسری بیل پر
کال اٹھالی گئی۔)

ہیلو۔۔۔--- جیسے علی احمد کی آواز سنائی دی وہ تڑپ کر بولی)

بابابابا۔۔۔۔اس سے ہچکیاں کی وجہ سے بولا نہیں جارہا تھا

کون ؟؟؟علی احمد بولے کیونکہ انھیں آواز سمجھ میں نہیں ارہی تھی

بابامیں صالحہ۔۔ بابامجھے بچابچالیں۔۔میں بہت اکیلی ہوں مجھے بہت ڈرلگ رہاہے ۔مجھے گھر آناہے۔۔آپ جلدی سے آجائیں۔۔۔وہ بول ہی رہی تھی جب اس کی بات بیچ میں کاٹ کر وہ بولے

اپنی بکواس بند کرو۔۔تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے فون کرنے کی۔۔مر چکی ہو تم ہمارے لیے کوئی رشتہ نہیں ہے تمہاراہمارے ساتھ۔،،آئندہ یہاں فون مت کرنا ۔۔۔(یہ کہہ کرانھوں نے فون کاٹ دیا)

میری بات تو سونیں بابابابا۔۔۔ہیلو بابا میری بات تو سنیں۔۔۔وہ چلا کر بولی اسکی آواز پوری مسجد میں گونج گئی۔وہ زور زور سے رونے لگی تب مولوی صاحب اوران کی بیوی اسے چپ کروانا چاہا مگر وہ چپ نہیں ہوئی

بیٹا چپ کر جاو۔۔۔ہوا کیا ہے آخر۔کیوں وہ نہیں آرہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مولوی صاحب نے اس سے پوچھا تو اس نے سب کچھ انھیں بتا دیا کہ(کیسے اس کی شادی ہوئی ،کیسے شیرا اسے لے گیا اور کیسے اس نے اپنی عزت بچائی ۔۔یہ سب سن کر ان کی بھی آنکھیں نم ہوگئی۔انھوں نے صالحہ سے کہا)

کوئی بات نہیں بیٹا اللہ ایک در بند کرتا ہے تو دس کھول بھی دیتا ہے اس کے ہر کام میں

خیر چھپی ہوتی ہے۔بے شک وہ اپنے بندے سے ستر ماوں سے زیادہ محبت کرتا ہے۔ تم فکر نہیں کرو تم اج سے ہمارے ساتھ رہو گی۔ ملوی صاحب نے بڑے پیار سے کہا

مگر۔۔۔(وہ بولنا چارہی تھی مگر انھوں نے اسے منا کر دیا۔صالحہ کی آنسو رواہو گئے اپنے رب کی مہربانیاں دیکھ کر کہ جب اس کے اپنے اس کے ساتھ نہیں تھے تب اس کے رب نے کسی غیر کے دل میں اس کے لیے ہمدردی ڈال دی ورنہ کون کسی کی مدد کرتا ہے۔یہ اللہ کی رحمت ہی ہے جس کی وجہ سے لوگ آج کے دور میں بھی دوسروں کی مدد کرتے ہیں بنا کسی مطلب کے ایسے بھی لوگ ہیں اس دنیا میں۔

صالحہ ان کے ساتھ ان کے گھر میں رہنے لگی۔ مگر اسے اس طرح کسی پر بوجھ بننا اچھا نہیں لگ رہا تھا۔اسی لیے ایک ہفتے بعد اس نے جوب تلاش کرنے لگی مگر بنا ڈگری اور بنا اکسپیرینس کے کون اسے جوب دیتا۔ مسلسل ایک مہینہ وہ جوب تلاش کرتی رہی مگر ہر شام ناکام لوٹتی۔

شام میں وہ جب ناکام گھر واپس آئی تو مولوی صاحب نے کہا

بیٹا کیا بنا نوکری کا؟

وہ ہی جو پچھلے ایک مہینے سے ہو رہا ہے۔ صالحہ بہت پریشان تھی اور دلبر داشتہ بھی۔

نہ بیٹا ناامید نہیں ہوتے اللہ کی رحمت سے۔

میں ناامید نہیں ہوں۔ مولوی صاحب مجھے اپنے رب پر پورا بھروسہ ہے وہ ضرور میری مدد کرے گا۔

شاباش بیٹا مجھے یہ ہی امید تھی تم سے۔ مگر تمہیں یہ نوکری کرنے کی ضرورت نہیں

ہے بیٹا میں ہو نہ جب تک اللہ نے مجھے زندگی دی میں تمہارا خرچ اٹھاؤ گا بیٹیاں باپ پر بوجھ تو نہیں ہوتیں۔

اللہ آپ کو لمبی عمر دے مولوی صاحب۔ مگر میرا ضمیر اس بات کی اجازت نہیں دیتا اور پھر مجھے اپنے پیروں پر بھی کھڑا ہونا ہے۔ آپ بس میرے لیے دعا کیا کریں کہ اللہ میری دنیا بھی اچھی کر دے اور آخرت بھی۔---صالحہ نے نہایت آدب سے انہیں اپنا موقف بتایا.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

امین میری بچی اللہ تمہیں کامیابی عطا کرے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ اللہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے۔ مولوی صاحب نے دل سے اسے دعا دی

آمین۔۔

عشاء کی نماز پڑھ کر اس نے دعا کے لیے جب ہاتھ اٹھائے تو وہ کچھ بولی نہیں بس اس کے آنسو بہتے چلے گئے کیونکہ اس کا رب تو شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے وہ تو ہمارے گمان سے بھی واقف ہے اسے تو سب پتا ہے وہ ہی تو ہے جس کے پاس علم غیب ہے۔ جو کالی سیاہ رات میں، پہاڑ کے اندر، کالی چینٹی کے چلنے کی آواز سن لیتا ہے نہ صرف سن لیتا ہے بلکہ اسے وہاں رزق بھی دیتا ہے تو وہ کیوں اپنے بندے کی پکار کو نہیں سنے گا۔ جو دعا یقین سے مانگی جائے وہ ضرور قبول ہوتی ہے۔ اللہ خود فرماتے ہیں قرآن میں کہ (تم مجھے پکارو میں تمہاری پکار سنو گا)۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میرے اللہ میرے لیے آسانی پیدا فرما۔۔۔ بس وہ اتنا ہی کہہ پائی.

صبح وہ دوبارہ جوب کے لیے نکل گئی۔ اس نے اخبار میں اس جوب کا ایڈ دیکھا تھا۔ وہ اللہ

کانام لے کر نکل گئی۔جب کمپنی پہنچی تو وہاں پہلے ہی بہت سے لوگ انٹر ویو کے لیے بیٹے تھے۔وہ بھی بیٹھ گئی۔

ایک بھی بندی ایسی نہیں آئی جو ڈھنگ کی ہو۔کیا ہو گیا ہے آج کل کی لڑکیوں کو جوب کے لیے آیں ہیں یا فیشن شو میں۔۔ عجیب ہیں۔۔۔ شبیر صاحب جو کے کمپنی کے اونر تھے انھیں اپنے لیے پر سنل اسیسٹینڈ کی ضرورت تھی. جس کے لیے وہ خود انٹر ویو لے رہے تھے۔)

کافی دیر بعد صالحہ کا نمبر آیا تو وہ اندر گئی۔

صالحہ نے اجازت لی))May I come in sir?

شبیر صاحب نے اجازت دی اور اس کی طرف دیکھا جو کہ اسکارف

اڑھے اور کالی چادر اپنے گرد لپیٹے ان کے سامنے کھڑی تھی

انھوں نے اجازت دی)yes

اسلام و علیکم (صالحہ سے سلام کیا)

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Poem|Poetry|Interviews

و علیکم اسلام بیٹھیے۔(شبیر صاحب نے کہا)

وہ بیٹھ گئی پھر اس نے اپنی سی وی انھیں دی۔اس کی سی وی دیکھ کر وہ بولے

آپ کی تعلیم انکمپلیٹ ہے اور کوئی ایکسپیرینس بھی نہیں ہے آپ کے پاس؟اس کی سی وی دیکھتے ہوئے صالحہ سے سوال کیا۔

جہاں تک بات ہے تعلیم کی تو وہ کچھ پرسنل پرابلمس کی وجہ سے مکمل نہیں کر سکی اور ایکسپرینس اس لیے نہیں ہے کیونکہ ہر کوئی ایکسپرینس مانگتا ہے اب وہ تو کام کرنے سے آئے گا نہ مگر یہ بات کوئی سمجھتا ہی نہیں۔وہ سمجھ گئی تھی کہ یہ جوب بھی اس کے ہاتھ سے گئی اس لیے وہ اپنے دل کی بھڑاس نکالنے لگی

تعلیم کیوں نہیں مکمل کی وجہ پوچھ سکتا ہوں؟شبیر صاحب کو اس کا کانفیڈنس اچھا لگا

جھوٹ بولوں گی نہیں اور سچ بتانا نہیں چاہتی اس لیے سوری۔اب کیا گڑے مردے ان کے سامنے کھولتی۔وہ اپنے مسلے صرف اپنے اللہ کو بتاتی تھی۔

ہمممم۔شبیر صاحب نے سر کو ہلایا اور بولے

باہر جو لوگ بیٹھے ہیں وہ آپ سے زیادہ کولیفیڈ ہیں اور ان کے پاس ایکسپیرینس بھی ہے ۔پھر ہم آپ کو کیوں ہایر کریں؟(انھوں نے ایک اور سوال کیا)

بلکل ہوگا جو آپ کہہ رہے ہیں مگر میرے پاس جو جنون اور لگن ہے اپنے کام کو لے کر وہ سب کے پاس ہونا ممکن نہیں ہے۔

ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر وہ بات کر رہی تھی۔اس کی یہ بات سن کر وہ مسکرائے پھر بولے

ٹھیک ہے مس صالحہ اپ کا جنون ہم بھی دیکھتے ہیں۔کہ آپ صرف باتیں کر سکتی ہیں یا کام بھی۔آپ کے پاس تین دن ہیں اپنے آپ کو پروف کرنے کے لیے۔اگر ان تین دنوں میں آپ ہمارے مطابق کام کر سکیں تو گوڈ ورنہ بائے بائے اوکے؟(شبیر صاحب نے اسے چیلنجنگ انداز میں اسے کہا)

انشاءاللہ آپ کو شکایت کا موقع نہیں دوں گی۔(صالحہ نے کانفیڈنٹ انداز میں بولی)

دوسرے دن جب وہ آفس پہنچی تو شبیر صاحب کے آفس میں گئی تو انھوں نے اسے چیک کرنے کے لیے حد سے زیادہ کام دے دیا، مگر وہاں کیسے فرق پڑنا تھا اسے تو صرف اپنے آپ کو اپنے پیروں پر کھڑا کرنا تھا۔ایسے ہی وقت گزرتا چلا گیا۔

اس نے واقع ہی اپنے آپ کو پروف کیا جو اس نے کہا تھا وہ پروف کر دیا۔شبیر صاحب کی تو وہ فیورٹ بن چکی تھی ہر کام میں اس سے مشوارہ لازمی لیتے تھے۔

مولوی صاحب کے گھر اسے رہتے ہوئے ایک سال گزر گیا ان کی بیوی کی طبیت

خراب ہو گئی اور وہ مالک حقیقی سے جاملیں۔اب صالحہ کو وہاں رہنا مناسب نہیں لگا مگر وہ مولوی صاحب کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتی تھی تو اس نے اپنے لیے ایک گھر کرائے پر لے لیا اور مولوی صاحب کے گھر ایک لڑکے کو ان کی دیکھ بھال کے لیے رکھ دیا اس کو تنخوا صالحہ خود دیتی تھی۔

پانچ سال بعد۔۔۔۔

اکثر وہ ان سے ملنے ضرور جاتی تھی ان کی خیریت معلوم کرنے۔اس کی جوب بھی اچھی جا رہی تھی زندگی میں ایک ٹھہراو آگیا تھا۔ مگر صالحہ اب وہ صالحہ نہیں رہی تھی جو وہ تھی۔ہسنا تو وہ بھول ہی گئی تھی اکثر رات کو روتے روتے سو جاتی تھی اپنے ماں باپ کو

اوران کی زیاتیوں کو یاد کر کے۔بہت بار تو وہ ڈر جاتی تھی مگر اس کے پاس کوئی نہیں ہوتا تھا تو وہ نماز سے مدد لیا کرتی تھی۔وہ بس اپنے کام سے کام رکھنے والی تھی۔

آج ان کی کمپنی کا نیا پروجیکٹ لونچ ہو رہا تھا جس کے لیے پارٹی دی گئی تھی جس میں بڑے بڑے بزنس مین آئے ہوئے تھے۔صالحہ بھی وہاں موجود تھی جو کہ ہمیشہ کی طرح اپنے اسکارف اور کالی بڑی سی چادر میں لپٹی ہوئی تھی۔مگر جس محفل میں موجود تھی وہاں خواتین نے چادر تو دور ڈوپٹا تک نہیں لیا ہوا تھا۔بغیر آستین کی قیض،جست پاجامے ان کا لباس تھے۔

وہ ہمیشہ کی طرح الگ کھڑی تھی جب شبیر صاحب کسی کو اس سے ملانے کے لیے لائے
۔

ان سے ملو۔۔۔۔

وہ پلٹی تو سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر وہ حیران رہ گئی،اس شخص کی حالت بھی کم نہیں تھی وہ ساکت کھڑا ایک ٹک صالحہ کو دیکھ رہا تھا اسے لگا وقت رک گیا ہے یا نہیں رکا تو وہ اس وقت کو قید کر لے اپنے پاس۔

شبیر صاحب بولے..... یہ ہیں مشہور بزنس میں ابان مصطفی ہے۔

صالحہ اسے ہی دیکھ رہی تھی،وہ آج بھی ویسے ہی ہنڈسم تھا بلکہ اور زیادہ ہو گیا تھا ساتھ ہی چشمے کا اضافہ ہو گیا تھا جو اس پر بہت سوٹ کر رہا تھا۔کالے رنگ کی شرٹ اس پر گرے کلر کے کوٹ، پینٹ میں ملبوس،سلیقے سے بال سیٹ کیے وہ بہت وجہیہ لگ رہا تھا

۔

اور ابان یہ ہیں میری پی اے صالحہ بہت زہین بچی ہے اور محنتی بھی۔

یلو کلر کا اسکارف لیے، بلیک کلر کی چادر میں لپٹی، وہ اس کے سامنے کھڑی تھی، وہ اتنی خوبصورت نہیں تھی مگر ابان کو لگا اس سے زیادہ حسین چہرا اس نے دیکھا ہی نہیں ، مگر اس کی آنکھوں کی ویرانی اس سے چھپی نہیں رہی۔

وہ دونوں کچھ نہیں بولے صالحہ نے اپنی نظریں پھیر لیں مگر ابان اسے ہی دیکھے جا رہا تھا ۔اچانک صالحہ کا موبائل بجا تو وہ ایکسکیوز کرتی وہاں سے چلی گئی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہیلو۔۔۔صالحہ نے فون اٹھایا جو کہ اس لڑکے کا تھا جسے اس نے مولوی صاحب کے پاس رکھا تھا۔

باجی جی وہ مولوی صاحب کی طبیعت بہت خراب ہو گئی ہے میں انھیں ہسپتال لایا ہوں آپ جلدی سے آ جائیں۔---اس نے گھبراتے ہوئے صالحہ کو سب بتایا

کیاہواانھیں۔۔۔کس ہسپتال میں ہیں؟صالحہ نے فکر مندی سے پوچھا

اس نے ہسپتال کا پتہ بتایا۔۔۔صالحہ فون رکھااور شبیر صاحب کے پاس گئی۔ابان ابھی بھی وہیں کھڑا تھا۔وہ گھبراتے ہوئے بولی

سر مجھے ابھی جانا ہوگا۔۔کچھ پرسنل کام ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سب خیریت تو ہے۔شبیر صاحب بھی فکر مند ہو گئے

جی میں اپ کو بعد میں بتاتی ہوں۔۔۔۔یہ کہہ کر وہ باہر نکلنے کے لیے بھاگی۔ابان بھی اس کے پیچھے گیا۔

صالحہ ابان نے اسے آواز دی صالحہ رک گئی۔

میں چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔۔

نہیں اس کی ضرورت میں خود چلی جاوں گی۔۔۔وہ ہمیشہ کی طرح سرد راویے میں بولی
۔

یہ نہیں سدھرے گی۔ابان نے دل میں سوچا اور نفی میں سر ہلایا پھر بولا

یہاں گاڑیاں اتنی آسانی سے نہیں ملتی اور تمہیں دیر بھی ہو رہی ہے۔۔شاید۔۔ابان نے اسے گھورتے ہوئے کہا،اسی وقت صالحہ کا موبائل بجا

ہاں چھوٹے میں آ رہی ہوں۔۔۔اس نے فون اٹھاتے ہی چھوٹے سے کہا اور کال کٹ کر کے ابان کو دیکھنے لگی۔ جیسے بول رہی ہو چلیں۔۔۔ابان نے اسے چلیں کا اشارہ کیا۔ گاڑی میں بیٹھ اس نے کار اسٹارٹ کی تو صالحہ ڈور کھول کر بیٹھ گئی۔ابان نے گاڑی اسٹارٹ کی۔۔۔۔

کہاں جانا ہے ؟ابان نے سامنے دیکھتے ہوئے اس سے سوال کیا۔۔۔صالحہ نے اسے ہسپیٹل کا نام بتایا تو اس نے صالحہ کی طرف دیکھا اور بولا

سب خیریت ہے ؟ ہسپیٹل میں کون ہے ؟اس نے تجسوس سے صالحہ سے پوچھا

ابھی آپ چلیں بعد میں بتاوٗ گی، دیر ہو رہی ہے۔ صالحہ نے بے چینی سے کہا تو اس نے چپ چاپ گاڑی چلا دی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہسپیٹل پہنچ کر وہ چھوٹو کے پاس گئی اس نے بتایا کہ وہ کافی دن سے وہ بیمار تھے مگر اسے بتانے کے لیے منا کیا تھا کہ آپ پریشان نہ ہوں۔صالحہ کی آنکھیں نم ہو گیں۔ابان بھی وہاں موجود تھا۔۔۔وہ ان کے لیے دعا کرنے لگی۔۔۔کچھ دیر میں ڈاکٹر آیا تو اس نے بتایا کہ وہ اس دنیا سے چلے گئے۔۔۔صالحہ اور چھوٹو دونوں ہی رونے لگے،ابان سمجھنے سے قاصر تھا کی صالحہ کا اس شخص سے کیا لینا دینا وہ کیوں اتنا غمگیں ہے۔مگر جو بھی ہے وہ اسے ایسے نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مولوی صاحب کی تدفین کے بعد جب سب چلے گئے تو وہ قبرستان گئی ابان اب بھی اس کے ساتھ تھا۔وہ اسے کیسے اکیلا چھوڑ سکتا تھا۔صالحہ مولوی صااحب کی قبر کے پاس بیٹھ کر بے آواز آنسو بہا رہی تھی اور ابان اسے بے بسی سے دیکھ رہا تھا۔جب اس کا ضبط جواب دے گیا تو وہ بولا

صالحہ بس کرو تمہاری طبیت خراب ہو جائے گی۔ابان نے فکر مندی سے بولا

تمھیں پتاہے ابان یہ کون تھے۔۔صالحہ نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

نہیں۔۔ابان نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا

یہ وہ شخص تھے جس نے میری اس وقت مدد کی اللہ کے حکم سے جب میرے اپنوں نے مجھے اکیلا چھوڑ دیا تھا تب انھوں نے مجھے سہارا دیا۔۔

وہ ایک ٹرانس میں بولتی گئی اسے بھی نہیں پتہ تھا کہ وہ کیا بول رہی ہے۔اس کی نظریں قبر پر تھیں۔

ابان کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کہہ رہی ہے۔۔۔۔وہ اٹھی اور باہر کی طرف چل دی۔گاڑی میں خاموشی تھی جسے ابان نے توڑا۔وہ بولا

تمہارا گھر کہاں ہے؟

اس نے اپنے گھر کا ایڈریس بتایا۔۔۔اب وہ کافی حد تک سنبھال چکی تھی۔۔۔ابان نے گاڑی چلادی۔سارے راستے ان کے بیچ کوئی بات نہیں ہوئی۔ابان نے گاڑی اس کے گھر کے آگے روکی۔وہ ایک درمیانے علاقے میں ایک چھوٹا سا گھر تھا۔۔صالحہ اترنے لگی اور بولی

اللہ حافظ۔۔۔وہ اترنے والی تھی جب ابان بولا

اپنے شوہر سے نہیں ملواں گی؟۔

صالحہ نے چونک کے اس کی طرف دیکھا۔۔۔پھر بولی

وہ زندہ نہیں ہیں۔۔۔۔صالحہ نے بے تاثر لہجے میں بولی۔ابان حیران ہوا مگر اس کے چہرے کو دیکھ کر زیادہ حیرانگی ہوئی اس کے چہرے پر کوئی تکلیف، کوئی دکھ نہیں تھا۔وہ کچھ پوچھتا اس سے پہلے صالحہ نکل گئی اور اپنے پیچھے ابان کو حیران چھوڑ گئی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپنے کمرے میں بیٹھا رولینگ چیر پر بیٹھا سیگریٹ سلگایا ہوا تھا۔سیگریٹ کا دھوا اوڑاتے ہوئے وہ اپنی زندگی کے پیچھلے چھ سالوں کے بارے میں سوچ رہا تھا جو اس نے صالحہ کی یاد میں گزارے۔

چھ سال پہلے:

صادم کہار گئے ہو یارررررر..... صالحہ نے اکتاہٹ سے کہا۔اس نے دوبارہ صادم کو کال لگائی۔وہ صادم کے بینک کے باہر کھڑی اس کا انتیظار کر رہی تھی۔

کب تک آرہے ہو میں کب سے ویٹ کر رہی ہوں۔۔۔اس نے صادم سے کہا

بس آرہاہوں یار۔۔۔آرہاہوں۔۔۔صادم نے جلدی سے بولا۔وہ کال کاٹ کے جیسے ہی پلٹی تو وہ کیسی سے ٹکرائی اس کا موبائل نیچے گر گیا۔

آنکھیں ہیں یا بٹن۔صالحہ غصے سے چیختے ہوئے بولی

آپ ٹھیک ہیں ؟ابان اخلاقٍ بولا اس نے آنکھوں سے اسے گھورا پھر نیچے جھوک کر موبائل اٹھایا تو اس کی اسکریں پر اسکیر یچ آگئے تھے۔صالحہ کی آنکھیں اور منہ کھولا رہ

گیا۔۔۔

یہ۔۔یہ۔۔یہ کیا کیا تم نے میرا موبائل۔۔

وہ رو دینے کو تھی۔۔ابان جو کہ کب سے اس کی بکواس سن رہا تھا آخر بول پڑا.

یہ میں نے نہیں کیا۔کس عقل مند نے آپکو یہ مشورا دیا ہے یہاں بیچ راستے میں کھڑے ہونے کا۔ابان نے جب دیکھا کہ سارا الظام اس پر آرہا ہے تو دانت پیستے ہوئے بولا

بہت خوب،،،صالحہ طنزیہ ہنسی۔میں غلط راستے پر کھڑی تھی تو تمہاری آنکھوں میں کیا موتیا اتر آیا ہے جو تمہیں راستے میں کھڑے انسان نظر نہیں آرہے۔۔صالحہ کب کسی سے کم تھی۔

انسان ہوتیں تو نظر آتیں۔۔ابان نے جلتے ہوئے کہا۔۔وہ بھی ڈھیٹ ابنِ ڈھیٹ تھا

۔

صالحہ اسے ٹھیک ٹھاک جواب دیتی اس سے پہلے صادم وہاں پہنچ گیا۔۔

سر کچھ ہوا ہے کیا؟ صادم نے ابان سے پوچھا جو کہ اس کا سینیر تھا۔۔پھر صالحہ کی طرف دیکھ کر بولا

ضرور تم نے کچھ کیا ہوگا۔ہے نا؟ صادم نے دور سے ہی اسے ابان کے ساتھ الجھتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔

میں نے کچھ نہیں کیا بلکہ اس نے۔۔۔

اچھاٹھیک ہے۔صادم نے جلدی سے اس کی بات کاٹی کہ کہیں اسے ہی ڈاینٹ نہ پڑ جاہے۔۔

سر آیم سوری۔۔یہ میری بڑی بہن ہیں۔۔۔ان کی طرف سے میں معافی۔۔۔۔صادم اس اپنا جملا مکمل کرتا ابان جھٹ بولا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پاگل ہو کیا کسی باتیں کر رہے ہو یارر۔۔۔وہ اپنی بات مکمل کرتا صالحہ صادم سے بولی

چلو صادم پہلے ہی بہت دیر ہو گئی ہے۔۔۔جاتے ہوئے وہ ابان کو گھورنا نہیں بھولی تھی۔

گاڑی میں بیٹھتے ہی صادم شروع ہو گیا۔۔

وہ میرا بوس تھا جیسے آپ گھور کے آہیں ہیں۔۔صادم نے جل کر کہا

اس گدھے نے میرا موبائل توڑ دیا اور تم مجھے ہی سو نارہے ہو۔آپ شاید بھول رہے ہیں صادم احمد میں آپ کی بڑی بہن ہوں۔۔صالحہ نے اسے آنکھیں دیکھاہیں جس کا اس نے کوئی اثر نہیں لیا۔۔

ضرور تمہاری ہی غلطی ہو گی۔۔صادم اس کے غصے کو کسی بھی کھاتے لائے بغیر بولا

تم اس شخص کے لیے مجھے سنارہے ہو۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں۔۔۔کیونکہ اگر اسے غصہ آگیا نہ تو میری جوب تو گئی نا۔۔

ایسی حرام کی جوب سے نہ ہو نا ہی بہتر ہے۔۔۔

اب تم دوبارہ شروع مت ہو جانا۔۔۔صادم نے منت بھرے لہجے میں بولا

سچ تو سب کو کڑواہی لگتا ہے۔ایسی لیے تو کوئی سننا نہیں چاہتا۔۔صالحہ نے منہ بنا کر بولا

رات کو چھت پر بیٹھی کتاب پڑھ رہی تھی جب صادم اوپر آیا اور اس کے پاس بیٹھ گیا

کیا ہوا ہے منہ پر بارہ کیوں بجے ہیں؟ صالحہ نے اس سے پوچھا جو منہ لٹکا کر بیٹھا تھا۔

یار ایک بات ہے مگر مجھے سمجھ نہیں آرہا کیسے بولو۔۔

منہ سے۔۔ صالحہ نے جھٹ مشورہ دیا۔۔

میں سیریس ہوں اور تمہیں مزاق سوجھ رہا ہے۔۔اس نے بھڑکتے ہوئے انداز میں کہا

اب بولو گے بھی یا تمہید ہی باندھوں گے۔

وہ میں۔۔۔وہ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کیسے بولے

اب بک بھی چکو۔۔ صالحہ نے زور سے کہا

میں شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔اس نے جلدی سے بولا

کیا؟؟؟ کیا کرنا چاہتا ہوں؟ صالحہ نے تصدیق چاہی گویا اس نے صیح سنا ہے یا نہیں

شادی۔۔(اس نے کہا)

کس سے؟ اگلا سوال

افکورس لڑکی سے۔۔صادم نے جھٹ بولا

ارے میرا مطلب ہے کہ کون ہے وہ؟

میری کولیگ ہے۔

ویری گڈ۔۔۔

اس نے تالی بجاتے ہوئے کہا پھر طنزیہ انداز میں بولی

آپ آفس یہ کرنے جاتے ہیں۔ ہممماس نے فل ڈرامہ انداز میں بولا۔صادم نے مسکرا کر سر کھجانے لگا تو وہ جھٹ بولی

کہیں اس کی جوویں تو نہیں چڑھالیں۔۔۔صادم نے فٹافٹ ہاتھ نیچے کیا تو اس کی ہنسی نکل گئی۔صادم اسے گھورنے لگا

اچھا اچھا اب نہیں کرتی۔۔۔مسلہ کیا ہے؟اس نے سنجیدگی سے پوچھا

اماں ابا نہیں مانیئں گے۔۔

کس کے اس کے یا ہمارے؟

ہمارے۔۔۔اس نے منہ بنا کر کہا

کیوں؟

وہ پہلے تمہاری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ان کی بات بھی صحیح ہے۔ مگر نور کے والدین اس کا رشتہ دیکھ رہے ہیں۔(اس نے ساری ات بتائی)

ہمم میں بابا سے بات کرتی ہوں اس بارے میں۔۔(علی احمد اس کی بات مانتے تھے کیونکہ وہ بڑی تھی اور بات بھی حق کی کہتی تھی اسی لیے صادم نے صالحہ سے بات کی کیونکہ اسے پتا تھا کی وہ اسکی بات لازمی مانے گے کیونکہ اسے انھیں منانا آتا تھا

علی احمد نے اس کی بات مان لی اور صادم کا رشتہ طے ہوگیا مگر علی) احمد نے منگنی کرنے کے بجائے نکاح کرنے کا کہا اور رخصتی بعد میں ۔ تو وہ مان گئے مگر نور کی دادی نے کہا کے اگر نکاح ہوگا تو ہم ساری

رسمیں کریں گے معیوں وغیرہ تو علی احمد مان گئے ۔

اسلام وعلیکم سر۔۔صادم نے ابان کے آفس میں داخل ہوتے ہوئے کہا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

واعلیکم اسلام کیسے ہو۔۔ابان نے مسکرا کر کہا

میں ٹھیک ہوں۔آپ کا کچھ وقت چاہیے تھا۔۔

ہاں ہاں بولو۔۔۔

سر وہ میرا نکاح ہے اس ویک اور آپ کو لازمی آنا ہے۔۔

ارے بہت بہت مبارک ہو...ابان نے کھڑے ہو کر اسے صادم کو گلے لگایا۔۔

تھینک یو آپ نے آنا ہے۔

یار وعدہ نہیں کر سکتا مگر کوشش ضرور کروں گا۔ابان نے معزرت والے انداز میں بولا

کوشش نہیں آپ نے ضرور آنا ہے ورنا۔۔وہ آگے بولتا اس سے پہلے ابان بولا

اچھا اچھا ٹھیک ہے میں انشااللہ ضرور آوں گا۔۔

صادم کے جانے کے بعد اپنی چیر پر بیٹھا تو اس کے دماغ میں کسی کا خیال آیا تو اس نے چیر سے سر ٹیکا کر چھت کو دیکھتا رہا مگر اس کا ذہین کہیں اور تھا صالحہ کا غصے والا چہرہ جب اسے یاد آیا تو وہ مسکرا اٹھا۔

نکاح اور معیوں ایک ہی دن تھے تو نکاح کا انتظام بینکویٹ میں کیا تھا۔۔۔ ہر طرف گہما گہمی تھی، صادم سفید کرتا شلوار پر اسکائی بیلو کلر کی واسکیٹ پہنے بہت اچھا لگ رہا تھا ۔دوستوں کے ساتھ کھڑا تھا جب ابان اندر آتا دیکھائی دیا۔

بلیک شلوار قمیض پہنے جو کہ اس کے گورے رنگ پر بہت جچ رہا تھا۔ آستینوں کو فولڈ کیے، ایک ہاتھ میں ہمیشہ کی طرح گھڑی پہنے، بالوں کو سلیقے سے سیٹ کیے، بلیک ہی پیشوری چپل پہنے بہت وجہی لگ رہا تھا۔ جو اسے دیکھ رہا تھا تو دیکھتا ہی گیا۔

اسلام وعلیکم سر۔۔صادم اس کی طرف گیا اور سلام کیا تو ابان نے اسے گلے لگالیا سلام کا جواب دینے کے بعد بولا

یہ بینک نہیں ہے تو یہاں تو سر مت بولو یار۔۔۔صادم ہنس دیا پھر بولا

اہیں آپ کو اپنی فیملی سے ملواتا ہوں۔۔

شور۔۔۔

صالحہ جو علی احمد سے کوئی بات کر رہی تھی جب صادم ابان کو علی سے ملوانے لایا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بابا۔۔یہ میرے سینیر ہیں بینک میں۔آپ انہیں میرا بوس بھی کہہ سکتے ہیں ابان مصطفی۔۔صادم نے س کا تعارف کرایا۔۔۔اور یہ میرے والد صاحب ہیں اور میری بڑی بہن۔۔(صادم نے دونوں کا تعارف بھی دیا)

اسلام وعلیکم انکل۔۔ابان نے سلام کیا اور علی احمد سے ہاتھ ملایا۔۔

صالحہ کی طرف اس نے دیکھا بھی نہیں۔۔۔صالحہ وہاں سے چلی گئی۔۔۔تعارف کے بعد وہ صادم نے اسے اپنے کزنس سے ملوایا۔۔مگر نظر کو باز رکھنے کے باوجود بھی اسی کی طرف جا رہی تھی جو کہ بلیک گوٹے کے غرارے میں بلیک و ئلویٹ کی شرٹ پہنے یلو نیٹ کا ڈوپٹا لیے جس پر بلیک بیل لگی تھی۔لمبے بال کھولے۔ہلکے سے میکپ کیے ریڈ لبسٹک لگائے وہ بہت حسین لگ رہی تھی۔ابان نہ چاہتے ہوئے بھی اسے دیکھنے سے اپنے آپ کو روک نہیں پا رہا تھا جو سامنے کھڑی اپنی کسی کزن سے ہنس کر باتیں کر رہی تھی۔

کچھ دیر بعد صادم کا نکاح شروع ہوا، نکاح کے بعد نور کو بھی اسٹیج پر لا کر بیٹھالا گیا۔ صالحہ ان کے ساتھ اسٹیج پر ہی تھی جب ابان وہاں آیا اور صادم اور نور کو مبارک باد دی۔ صالحہ کے ساتھ اس کی ایک کزن بھی تھی جو کہ ابان کو دیکھ کر صالحہ کے کاب میں بولی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ ہنڈسم کون ہے؟

کون۔؟ صالحہ نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا

ارے یہ جو سامنے ہے۔۔۔

تمہیں ہنڈسم کی ڈیفینشن نہیں پتا شاید اسی لیے اسے ہنڈسم بول رہی ہو۔۔۔ کس

اینگل سے یہ ہنڈسم ہے۔۔(صالحہ نے تپ کر کہا)

مجھے نہیں تمہیں ڈیفینشن جاننے کی ضرورت ہے اور چشمے کی بھی۔اس کی بات پر صالحہ نے براسامنہ بنایا تو ابان جو اسے ہی دیکھ رہا تھا مسکرانے لگا۔صالحہ کی نظر جب ابان پر پڑی اور اسے مسکراتے ہوئے دیکھا

میں ابھی آتی ہو۔۔فوراً سٹیج سے نیچے اتر گئی۔۔

وہ ڈریسنگ روم سے باہر نکل رہی تھی اپنے ڈوپٹے سے الجھتے ہوئے جو کہ اس کی انگھوٹھی میں الجھ گیا تھا تب ہی وہ کسی سے بری طرح ٹکرائی اس کی آنکھوں کے آگے اندھرا آگیا۔اپنا ہاتھ سر پر رکھ کر اس نے جب سامنے دیکھا تو سامنے اور کوئی نہیں ابان مصطفی تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ ٹھیک ہیں ؟۔۔۔ابان نے فکر مندی سے پوچھا

تم۔۔۔(وہ غصے سے چیخی۔)

لگی تو نہیں اپ کو؟(لہجہ وہ ہی تھا)

NEW ERA MAGAZINE .com

بس رنگ کاڈبا کھولنے کی کسر رہ گئی تھی۔صالحہ نے جل کر کہا

ایم سوری۔۔۔ویسے اپکو دیکھ کر چلنا چاہیے تھا۔ابان نے اپنی ہنسی روک کر کہا

میں۔۔۔یعنی یہ بھی میری غلطی۔۔اس نے حیران ہوتے ہوئے کہا)اور آپ تو غلطی کرتے ہی نہیں ہیں نا۔۔(صالحہ نے غصے سے کہا)

نہیں میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔(ابان نے نرمی سے کہا)

جو بھی مطلب تھا مجھے اس سے کوئی مطلب نہیں۔۔(وہ غصے سے کہتی آگے بڑھی کہ اچانک اس کا غرارہ اس کے پیر میں اٹکا اور وہ گرنے والی تھی جب ابان نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا یہ سب اتنی جلدی میں ہوا کہ صالحہ حیران و پریشان ابان کی بانہوں میں تھی چند لمحے اسے ہی گزر گئے اور ابان اس کی آنکھوں میں کھو گیا اور صالحہ اس کے سحر میں کھو گئی۔چند لمحوں بعد جب انہیں یہ احساس ہوا کے کہا اور کس پوزیشن میں کھڑے ہیں تو ابان نے اسے چھوڑا اور بولا

آپ گر جاتیں اگر۔۔۔۔۔(وہ اپنی بات مکمل کرتا اس سے پہلے صالحہ چلی گئی۔اور ابان اس کی پشت دیکھتا رہا۔)

پوری تقریب میں اسے نظرانداز کرتی رہی جب کہ وہ اپنے اوپر کسی نظریں محسوس کر رہی تھی۔ تقریب کے اینڈ میں تقریب سب لوگ ہی جا چکے تھے تو ابان بھی جانے لگا صادم سے اور علی احمد سے مل کر وہ باہر جانب جا رہا تھا جب سامنے سے صالحہ کسی کو سی اوف کر کے اندر آ رہی تھی۔ابان اسے دیکھ کر مسکرایا اور اس کے پاس سے گزرتے ہوئے بولا

اتنا غصہ صحت کے لیے اچھا نہیں ہوتا۔۔۔ابان نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا کہا؟(صالحہ نا سمجھی کیونکہ آواز ہلکی تھی)

میں نے کہا زیادہ غصہ نہیں کریں ورنہ اور کالی ہو جائیں گیں۔۔۔(ابان نے مسکراتے ہوئے اس گندمی رنگ پر چوٹ کرتا آگے بڑھ گیا۔اور جب تک صالحہ کی سمجھ میں آیا وہ باہر نکل گیا تھا ورنہ صالحہ نے اس کا حشر نشر کر دینا تھا)

(صادم کے نکاح سے واپس آکر فریش ہوکر آہینے کے سامنے کھڑا اپنے بال بنا رہا تھا جب آہینے میں صالحہ کا عکس دیکھا کچھ گھنٹوں پہلے کے منظر اس کو یاد آئے تو اس کے لب مسکرا اوٹھے۔وہ بیڈ پر گرنے کے انداز میں لیٹا اور لمبی سانس لی اور بولا)

کوئی اس قدر میرے حواسوں پر چھائے گا میں نے سوچا بھی نہیں تھا۔تم تو گئے ابان مصطفی۔۔۔تم تو گئے۔۔وہ خود سے مخاطب تھا۔نیند آنکھوں سے کوسو میل دور تھی وہ اٹھ کر ٹیرس پر چلا گیا وہاں کھڑا آسمان کو دیکھتا رہا اور صالحہ کے بارے میں سوچتا رہا۔پھر کافی دیر کے بعد وہ اندر آکر سو گیا۔

صادم کے نکاح کے دو ہفتے بعد صالحہ صادم کے بینک گئی کیونکہ اسے اپنی فیس جمع

کروانی تھی مگر یونورسٹی میں بہت لمبی لاین کی وجہ سے وہ اس کے بینک میں آگئی ۔صادم کے کیبن میں جب وہ داخل ہوئی تو وہاں ابان بھی موجود تھا۔ابان کو دیکھ کر صالحہ کا حلق کڑوا ہو گیا۔ لیکن پھر بھی اس نے سلام کیا۔

تم؟ خیریت۔۔؟

صادم اسے وہاں دیکھ کر حیران تھا اور ابان کی خوشی کا ٹھیکانا نہیں تھا اس کو دیکھ کر جو سامنے جینس کلر کا ابایا پہنے اور گرین کلر کا اسکارف سر پر لپیٹے، جوتے پہنے بہت اچھی لگ رہی تھی۔

ہاں وہ فیس سبمیٹ کروانی تھی اور یونی میں بہت لمبی لائن تھی اور آج آخری ڈیڈ بھی ہے اس لیے سوچا یہاں سبمٹ کروا دوں۔۔۔اس نے ابان کو مکمل نظر انداز کرتے ہوئے صادم کو ساری کہانی سنا دی۔

اچھا بیٹھو میں کرتا ہوں۔۔لاو واوچر دو۔۔۔اس نے صادم کو اپنے بیگ سے واوچر نکال کر دیا

فیس بھی۔صادم نے فیس پر زور دیتے ہوئے کہا جیسے کہہ رہا ہو وہ تمہارے ابا دیں گے.

وہ بھی دوں ؟اس نے معصوم سے شکل بنا کر حیرت سے پوچھا۔ابان جو کہ اس کی باتیں کب سے سن رہا تھا اس کی آخری بات پر مسکرایا۔

میں تو دے دوں گا آپ کو ہی مسئلہ ہو گا(صادم نے کہا اور صالحہ اس کا مطلب سمجھتے ہوئے سر اثبات میں ہلایا اور بیگ سے پیسے نکال کر دیے۔ مگر ابان صادم کی بات نہیں سمجھا تھا۔)

صادم پھر مجھے سارے انفورمیشن دے دینا او کے۔(ابان کوٹ کا بٹن لگاتے ہوئے بولا)

میں بھی ساتھ ہی چلتا ہوں۔(صادم بھی اس کے ساتھ ہی کھڑا ہوا اور صالحہ کی طرف مڑ کر بولا)

میں آتا ہوں تم بیٹھو۔۔۔اور باہر نکل گیا۔

تھوڑی دیر میں ایک پیون جوس کا گلاس لے کر صالحہ کے پاس آیا۔)

میم یہ جوس آپ کے لیے۔۔(وہ بولا)

شکریہ۔۔۔مگر مجھے نہیں چاہیے۔۔

اس نے آرام سے جوس لینے سے منہ کیا مگر ابان جو کے گلاس وال سے صالحہ کو ہی دیکھ رہا تھا اور جوس بھی اسی نے بھجوایا تھا۔جب اس نے دیکھا کے وہ جوس نہیں لے رہی تو وہ صادم کے کیبن میں آیا اور بولا

کیوں نہیں چاہیے۔۔۔پھر وہ پیون کی طرف مڑا اور اس سے بولا

آپ جوس دو۔۔اور جاو۔اس سے جوس لے کر صالحہ کے پاس آیا اور جوس آگے کیا۔

مجھے نہیں پینا۔۔صالحہ نے اپنے الفاظ پر زور دیتے ہوئے کہا

آپ مہمان ہیں ہماری۔۔۔ابان نے شرارت سے بھرے لہجے میں کہا

میں حرام کی کمائی کا ایک گھونٹ بھی نہیں لیتی۔۔(صالحہ نے نہایت سنجیدگی سے کہا)

کیا مطلب ؟(ابان کے سر کے اوپر سے اس کی بات گزر گئی)

آپ کیوں مجھے گناہ گار کرنا چاہتے ہیں ؟(صالحہ نے جھنجھلاتے ہوئے کہا)

مجھے آپ کی بات سمجھ نہیں آرہی۔آپ کہنا کیا چاہتی ہیں ؟(ابان نے الجھے ہوے لہجے میں کہا)

سود کی کمائی کی بات کر رہی ہوں یقیناً یہ بھی اسی پیسے سے خریدہ گیا ہو گا۔(صالحہ نے جوس کی طرف اشارہ کیا)

آپ بھول رہی ہیں آپ کا بھائی بھی وہ ہی کمائی کماتا ہے۔۔(ابان نے جیسے اسے آہینہ دیکھایا)

وہ مسکرائی پھر بولی۔۔۔۔میں اپنے کیے کی جواب دے ہوں ابان صاحب کیسی اور کے نہیں۔ویسے بھی یہ جو آپ لوگ سود پر پل رہے ہیں نا یہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ ہے۔(وہ یہ کہہ کر اپنا بیگ اوٹھا کر باہر نکل گئی اور ابان کو ہلا کر رکھ دیا تھا اس کے آخری الفظوں نے)

گھر اکر بھی اس کا دماغ مکمل طور پر الجھا ہوا تھا۔۔وہ اپنے کمرے میں بیٹھا سیگریٹ کا دھوا اوڑاتے ہوئے یہ سوچنے پر مجبور تھا کی آج کہ دور میں کون ان باتوں کا سوچتا ہے ۔ایک مسلمان ہونے کے ناطے پتا تو اسے بھی تھا مگر صرف پتا ہونا کافی نہیں ہوتا اس پر اعمل بھی کرنا پڑتا ہے۔جو ہم نہیں کرتے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اگلے دن وہ اس کی یونی میں موجود تھا۔جیسے ہی اس کی کلاس ختم ہوئی اور وہ باہر آئی تو ابان کو وہاں دیکھ کر ٹھٹک گئی۔۔

یہ یہاں کیا کر رہا ہے۔وہ سوچنے لگی۔پھر اسے نظر انداز کر کے جانے لگی کہ ابان اس کے پاس آیا اور سلام کیا اور بولا)آپ مہمانوں کے ساتھ اسے کرتی ہیں۔۔۔

میں نے کیا کیا؟

یہ ہی بنا سلام کا جواب دیے اپنے مہمان کو نظر انداز کر رہی ہیں۔(ابان نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا)

اس کے سلام کا جواب دے کر وہ بولی..

میں نے آپ کو نہیں بولا یا یہاں پھر آپ میرے مہمان کیسے ہوئے؟(اس نے ابان سے کہا)

بن بولاے مہمان بھی تو ہوتے ہیں نا۔۔(اس نے مسکرا کر کہا)

کس خوشی میں آپ اتنا فری ہو رہے ہیں مجھے بتایں گے زرا آپ؟(صالحہ کو اس کا مسکرانا ایک آنکھ نہیں بھایا۔اس کی پر سر جھٹک بولا۔آپ سے بہت ضروری بات

کرنے آیا ہوں۔(وہ ایک دم سنجیدہ ہو گیا تھا)

کیسی بات؟(اسے سنجیدہ دیکھ کر وہ بولی)

کل آپ نے جو کچھ کہا تھا اس کے بارے میں۔

میں نے کیا کہا تھا؟(وہ سمجھی نہیں وہ کس بارے میں بات کر رہا ہے)

میرے پروفیشن کے بارے میں۔(ابان نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا)

اوووو اچھا۔۔ہاں تو میں نے صحیح کہا تھا اور ویسے بھی سخت نفرت ہے مجھے سود کھانے والوں سے۔(اس نے بھی ابان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ایک ایک لفظ چبا کر بولا)

کہیں بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں؟

ہر گز نہیں۔(وہ فورن بولی یعنی اس کی اتنی ہمت)

آپ کے کل کہ الفاظ نے مجھے بہت بے چین کر دیا ہے صالحہ (وہ اپنی بات پر زور دیتے ہوئے بولا)

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں اس میں کیا مدد کر سکتی ہوں۔۔۔(اس نے ابان کی بے چینی محسوس کرتے ہوئے کہا)

مجھے گاہیڈ کر کے۔۔

کیا جاننا چاہتے ہیں آپ؟(اس نے سوال کیا اور ایک ساہیڈ پر گھاس پر بیٹھ گئے،)

کیوں آپ کو نفرت ہے سود کھانے والوں سے؟(ابان نے اس سے سوال کیا)

اور اگر ایسا نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے لڑنے کے لئے تیار ہو جاؤ
ہاں اگر توبہ کر لو تو تمہارا اصل مال تمہارا ہی ہے، نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے
(صورت 2، آیت نمبر 279)

اس نے قرآن کی آیات پڑھی اس کے سامنے۔ پھر دوسری آیت پڑھی۔

سود خور لوگ نہ کھڑے ہونگے مگر اسی طرح جس طرح وہ کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان
چھو کر خبطی بنا دے، یہ اس لئے کہ یہ کہا کرتے تھے کہ تجارت بھی تو سود ہی کی طرح

ہے حالانکہ اللہ تعالٰی نے تجارت کو حلال کیااور سود کو حرام، جو شخص اپنے پاس آئی
ہوئی اللہ تعالٰی کی نصیحت سُن کررُک گیااس کے لئے وہ ہے جو گزرااوراس کا معاملہ اللہ
تعالٰی کی طرف ہےاور جو پھر دوبارہ (حرام کی طرف)لوٹاوہ جہنمی ہے،ایسے لوگ
ہمیشہ ہی اس میں رہیں گے۔(صورت 2،ایت 275)

ابان بہت غور سے اس کو سن رہاتھا۔اس کی آنکھوں میں نمی تھی۔دل میں ایک طوفان
برپاتھاکہ یہ کیاکر بیٹھاہوں میں۔

۔اور زندگی کو بدلنے کے لیےایک آیت ہی کافی ہوتی ہے۔ابان کی زندگی بھی بدلنے کو
تھی۔کیونکہ اللہ جسے چاہتاہے ہدایت دیتاہے یہ آپ کایامیراکام نہیں ہے۔ہماراکام تو
بس حق بتادیناہے۔

بہت دیر بعد وہ بولا کیااللہ مجھے معاف کرے گا۔(اس کی آنکھوں میں ایک حسرت تھی

۔صالحہ کی بھی آنکھیں نم ہو گئی تھی۔اس بات سننے کے بعد اس نے آیت پڑھی۔

تم سب کا معبود ایک ہی معبود ہے،اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ بہت رحم کرنے والا اور بڑا مہربان ہے(صورت 2،آیت 163

کہہ دیجئے!اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو خود اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے ۔(صورت 3،آیت 31)

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ ہی کا ہے،وہ جسے چاہے بخشے جسے چاہے عذاب کرے،اللہ تعالیٰ بخشش کرنے والا مہربان ہے(صورت 3،آیت نمبر 129)

ابان کی آنکھ سے ایک آنسو گرا اور صالحہ کی طرف دیکھ کر بولا

شکریہ صالحہ۔(اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی روشنی تھی۔صالحہ کچھ بولتی اس سے پہلے وہ اٹھ کر وہاں سے چلا گیا۔صالحہ اس کی پشت دیکھ رہی تھی پھر اس نے دل میں دعا کی)

اے اللہ جس طرح آپ نے اس شخص کے دل کو بدل دیا ہے میرے بھائی کا دل بھی بدل دے۔آمین۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صالحہ کے پاس سے نکل کر وہ سیدھا مسجد گیا۔وہ اپنی زندگی میں مسجد صرف عید کی نماز پڑھنے جاتا تھا۔وہ ان لوگوں میں سے تھا جو صرف نام کے مسلمان ہوتے ہیں۔ جنہوں

نے دین کو نہ سمجھنا جانا کہ ہمارا رب ہم سے چاہتا کیا ہے۔ صرف پیسہ کمانا، کھانا ،شادی کرنا، بچے پیدا کرنا اور مر جانا یہ زندگی نہیں ہے۔ یہ تو جانور بھی کرتے ہیں اللہ نے ہمیں انسان بنایا ہے۔ اشرف المخلوقات بنایا ہے، مگر ہم اس دنیا کی رنگینوں میں ایسے مگن ہیں کہ کیا صحیح ہے کیا غلط کوئی فرق ہی نہیں کرتا۔ پیسہ کیسے کما رہے ہیں حلال ہے یا حرام کیسی کو کوئی پرواہی نہیں ہے۔ کبھی قران کو کھول کر نہیں سمجھا کہ ہمارا رب ہم سے کیا کہتا ہے۔ بس ہم نے قرآن کو شادیوں میں بیٹی کہ سر پر رکھنے کے لیے رکھا ہوا ہے یا تو اسے اتنی اوپر رکھ دیتے ہیں کہ ہاتھ بھی نہ پہنچ سکے، نہ کبھی ہاتھ پہنچتا ہے نہ کبھی پڑھتے ہیں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابان نے نماز کے لیے کھڑا ہوا تو اس کی آنکھیں نم ہو گئی اور سجدے میں گر کر اپنے رب سے اپنے گناہوں کی توبہ کرنے لگا۔

اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو بہت عظیم ہے تو عرشِ عظیم کا رب ہے میں تیرا بہت گناگار بندہ ہوں مجھے بخش دے میرے مالک مجھے بخش دے اگر تو نے مجھے

معاف نہ کیا تو میں تو خسارا پانے والوں میں سے ہو جاوں گا۔میری توبہ کو قبول فرما۔

وہ رو رہا تھا اپنے رب کے حضور اس کے آنسوں ٹپک رہے تھے اور وہ سجدے میں ہی اپنے گناہوں کی توبہ کر رہا تھا اور اللہ تو بہت مہربان ہے وہ تو ہم سے ماں سے ستر گنا زیادہ محبت کرتا تو کیسے وہ اپنے اس بندے کو معاف نہیں کرتا۔

گھر آکر وہ اپنے بابا کے پاس گیا اور ان سے بولا

ڈیڈ۔۔۔اس نے انہیں مخاتب کیا جو کے کتاب پڑھنے میں مصروف تھے۔

ہاں بولو۔۔انھوں نے اپنے گلاسیس اتار کر اس کی طرف متوجہ ہوئے۔

ڈیڈ میں بزنس سٹارٹ کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

گوڈ مگر تمہاری وہ سو کالڈ جوب ؟انہیں پہلے ہی اس کا جوب کرنا پسند نہیں تھا مگر ابان کی زید تھی کہ وہ بینک میں ہی جوب کرے گا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ میں نے چھوڑ دی۔۔۔ابان نے بتایا۔

پوچھ سکتا ہوں کیوں۔وہ باپ تھے کیسے نہ پہچانتے کہ کوئی بات تو ضرور ہے جو وہ یہ جوب چھوڑ رہا ہے۔

اس میں سود۔اللہ کی لعنت ہے اس لیے۔اس نے اعتماد سے کہا

میں تو پہلے ہی اس جوب کے حق میں نہیں تھا آخر تمہارے باپ کا اتنا بڑا بزنس کون دیکھے گا۔ خیر دیر آے درست آے۔کب سے جوائن کر رہے ہو آفس ؟انہیں سن کر خوشی ہوی کہ اب وہ اپنے باپ کا ہاتھ بٹاے گا

نہیں ڈیڈ میں آپنا بزنس کرنا چاہتا ہوں۔آپ سے کچھ فاینشلی ہلپ چاہے تھی۔اس صاف انکار کر دیا

اپنا بزنس مگر کیوں ؟ تمیں پتا بھی ہے ایک بزنس کو اسٹبلیش کرنے میں کتنا وقت لگتا ہے میری پوری زندگی اس میں گزر گئی۔کس کے لیے کی ہے میں نے اتنے محنت تم لوگوں کے لیے کہ تم لوگ آرام سے بس اسے آگے بڑھاو مگر تم کیوں اپنا وقت اور محنت کو ظائع کرنا چاتے ہو یہ کوئی بچوں کا کھیل نہیں ہے۔انھوں نے اچھا خاسا لیکچر

دے دیا تھا ابان بڑے آرام سے ان کی باتین سن رہا تھا۔جب وہ چپ ہوئے تو وہ بولا

ڈیڈ میں جانتا ہو آپ نے بہت محنت کی ہے ہمارے لیے مگر میں خود کچھ کرنا چاہتا ہوں اپنے بل بوتے پر۔میں چاہتا ہوں لوگ آپ کو میرے نام سے جانے نہ کہ مجھے آپ کہ ۔میں اپنی اسکیلس کو استعمال کرنا چاہتا ہوں۔

ابان نے بڑے آرام سے انہیں سمجھایا انہیں پتا تھا کہ اس نے سوچ لیا ہے تو اس نے ہر حال میں کرنا بھی ہے.

کتنے پیسے چاہیے ہیں؟انھوں نے ابان کی بات سے متاثر ہوتے ہوئے کہا

آئی لو یو ڈیڈ ابان خوشی سے ان کے گلے لگ گیا۔اسے امید تھی کہ اس کا رب اس کے لیے آسانی پیدا کرے گا اور جو لوگ اپنے رب سے جیسا گمان کرتے ہیں اللہ انہیں

ویسے ہی نوازتا ہے اسی لیے ہمیشہ اللہ سے اچھا گمان رکھیں۔

ابان نے بزنس اسٹارٹ کر دیا اور وہ دن رات محنت کر رہا تھا اسے کا کھانے کا ہوش تھا نہ کسی اور چیز کا مگر ان سب میں اگر یاد تھی تو وہ صالحہ۔ وہ کب اس کے دل میں اپنی جگہ بنا گئی اسے پتا بھی نہیں چلا اور وہ ابان کے لیے سب کچھ ہو گئی۔ اس دن کے بعد سے وہ صالحہ نہیں ملا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ پہلے اس کا بزنس کچھ سیٹ ہو جائے پھر وہ اس کے گھر اپنا پرپوزل بھیجے گا تاکہ صالحہ منانہ کر دے کیونکہ جو اس کے خیالات تھے وہ کبھی بھی ابان کو پسند نہیں کرے گی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایک سال کی انتھک محنت کے بعد اس نے اپنا بزنس کچھ حد تک اسٹبلش کر لیا تھا تو اس نے اپنے گھر والوں سے صالحہ کے بارے میں بات کی۔

موم ڈیڈ مجھے آپ دونوں سے کچھ بات کرنی ہے۔ابان نے کھانے کی ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے کہا

پہلے کھانا کھالو پھر بات کرتے ہیں۔اس کے بابانے کہا جس پر ابان نے سر ہلادیا.

کھا کھا کر سب لوگ لونچ بیٹھے تھے کی اس کے بابانے کہا ہاں کہو کیا کہنے والے تھے تم۔

ابان نے پہلے تو سوچ رہا تھا کہ کہاسے شروع کرے پھر بنا کسی تمید کہ بولا

میں شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔اس نے ایک ہی سانس میں جلدی سے بول دیا.

وہاں بیٹھے سب لوگ اسے دیکھنے لگے پھر اس کی موم بولیں

جب تم یہ کہہ رہے ہو تو اس کا مطلب ہے کہ لڑکی بھی ڈھونڈلی ہو گی۔تو کون ہے وہ

؟۔۔انھوں نے ابان سے پوچھا

ابان نے صالحہ کے بارے میں بتادیا۔ٹھیک ہے اگر تمہاری خوشی اسی میں ہے تو ہمیں

کوئی مسلہ نہیں ہے۔۔اس کے والدین مان گئے انھیں اپنے بیٹے کی خوشی زیادہ زیز تھی

۔ابان کے ڈیڈ بولے.

ٹھیک ہے اسی ویک اینڈ پر ہم جاہیں گے ان کے گھر۔

ابان کی خوشی اس کے چہرے پر صاف نظر آرہی تھی۔

Thanks dad

ابان کے والد اور والدہ اور اس کا چھوٹا بھائی سب صالحہ کے گھر گئے تھے۔

اسلام و علیکم میں ابان کا فادر ہوں۔ مصطفی صاحب نے اپنا تعارف کروایا جب صادم نے گیٹ کھولا

و علیکم اسلام۔ پلیز اندر آ ییے۔ صادم نے انھیں اندر بولایا علی احمد اور ان کی بیوی بھی لاونچ میں اگئے۔

تھوڑی سی باتوں کے بعد مصطفی صاحب بولے

آج ہم آپ کے پاس ایک خاص مقصد سے آئے ہیں علی صاحب۔

کس مقصد سے۔ علی احمد کی سمجھ میں نہیں آیا ان کے آنے کا مقصد کیا ہو سکتا ہے.

آپ سے صالحہ بیٹی کا ہاتھ مانگنیں ابان کے لیے۔(انھوں نے بڑے مان سے کہا لیکن وہاں بیٹھے تین لوگ حیران تھے۔)

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابان کے لیے ؟(علی احمد نے دوبارہ پوچھا)

جی۔۔۔ ہم بہت پہلے آجاتے مگر ابان نے ہمیں لیٹ بتایا۔ وہ پہلے اپنا بزنس سیٹل کرنا چاہتا تھا۔ انھوں نے تفصیل بتائی

مگر۔۔۔وہ کچھ کہنا چاہتے تھے ان سے پہلے مسسز مصطفی بول پڑیں

اگر مگر نہیں بھائی صاحب اب آپ بس ہاں کہہ دیں اور صالحہ بیٹی کو تو بولائیں۔وہ بڑے مان سے بولیں

مگر بہن صالحہ کی تو چھ مہینے پہلے شادی ہو گئی ہے۔(علی احمد نے تو ان کے سروں پر بم پھوڑ دیا۔وہ تینوں شوکڈ تھے۔انھوں نے تو ایسا سوچا بھی نہیں تھا۔

یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ ؟مصطفی صاحب کو اب تک یقین نہیں آ رہا تھا۔

یہ سچ ہے۔(صادم بولا)

وہ تینوں بہت ہی افسردہ تھے اور پریشان بھی کہ ابان کو کیا جواب دیں گے۔اس کے ریکشن کا سوچ کر وہ لوگ پریشان گھر لوٹے تو ابان بے صبری سے ان کا انتیظار کر رہا تھا ۔جیسے ہی وہ لوگ اندر آئے تو وہ انھیں دیکھ کر کھڑا ہو گیا۔وہ لوگ آکر بیٹھے تھوڑی دیر تک جب کوئی کچھ نہ بولا تو ابان نے اپنی ماں سے کہا

کیا کہا انکل نے ؟آپ لوگ کچھ پریشان لگ رہے ہیں۔کیا ہوا ہے وہاں ؟(ان کے چہروں کے تاثرات دیکھ کر وہ بولا)

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم صالحہ سے آخری بار کب ملے تھے ابان ؟(مصطفی نے سوال کیا)

ایک سال پہلے۔کیوں ڈیڈ ؟اس نے جواب دیا اور ان کے چہرے کو باغور دیکھنے لگا

اس دوران کوئی بات بھی نہیں ہوئی فون پر ؟انھوں نے پھر سوال کیا ان کی سمجھ نہیں

آرہا تھا کہ کیسے اسے بتایں

نہیں کیونکہ میں باہر چلا گیا تھا۔ ہوا کیا ہے ڈیڈ سب ٹھیک تو ہے ؟(اس نے الجھتے ہوئے کہا۔ ابان کی سمجھ سے باہر تھا کہ اس کا باپ کیوں یہ سوال کر رہے ہیں اس سے)

ابان وہ۔۔۔۔ صالحہ۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا ہوا صالحہ کو ڈیڈ ؟(ابان نے بے چینی سے پوچھا)

صالحہ کی چھ مہینے پہلے شادی ہو گئی ہے۔ انھوں نے جیسے ابان کے سر پر بم پھوڑا۔

کیا کہا آپ نے۔ ابان نے پھر پوچھا جیسے اس نے کچھ غلط سنا ہو

اس کی شادی ہو چکی ہے۔ مصطفی نے دکھ سے کہا

ابان جہاں کھڑا تھا وہیں بیٹھ گیا اس کے پیروں کے نیچے سے زمین نکل گئی۔اس نے اپنی زندگی میں اگر کسی سے بے پناہ محبت کی تھی تو وہ صالحہ تھی۔اس کی محبت،اس کا عشق،اس کا جنون،اس کا سب کچھ تھی وہ مگر یہ کیا ہو گیا اس کے ساتھ۔

اس کی ماں اس کے پاس آئیں اور بولیں۔ابان بیٹا خود کو سمہالو،وہ تمہاری قسمت میں نہیں تھی۔اسے بھول جاو بیٹا۔

ابان نے ماں کی طرف دیکھا۔ابان کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔انتہائی قرب سے وہ بولا

میں سانس لینا تو بھول سکتا ہوں مگر اسے نہیں موم۔۔۔اسے نہیں۔وہ اٹھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔وہاں سب لوگ اسے جاتا دیکھتے رہے وہ سمجھ سکتے تھے اس کی حالت کو۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کمرے میں اکر اس نے درازہ انتہائی زور سے بند کیا۔ڈریسنگ کے سامنے کھڑا وہ خود کو دیکھتا رہا پھر ایک ہاتھ سے ساری چیزیں پھینک دیں۔ڈریسنگ کے سیشے پر ہاتھ مارا تو ہاتھ سے خون بہنے لگا۔پورے کمرے کا اس نے حشر نشر کر دیا۔پھر زمین پر بیٹھ کر چیخنے لگا۔۔آسمان کی طرف منہ کر کے چیختے ہوئے کہنے لگا

تو میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتا۔میرے گناہوں کی اتنی بڑی سزا مجھے مت دی میرے

اللہ۔میں nooooooooooo

مر جاوں گا اس کے بنا۔کیوں کیا میرے ساتھ ایسا۔۔۔کیوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ حلق نے بل چیخ رہا تھا۔آنسو اس کی آنکھوں سے رواں تھے۔وہ ساری رات روتا رہا تھا۔

وقت گزرتا گیا اور وقت کے ساتھ ابان مصطفی بھی۔وہ آخری بار کب ہنسا تھا یہ تک سب بھول گئے تھے۔انتہائی سنجیدہ ہو گیا تھا۔وہ دن رات بس اپنے بزنس میں لگا رہتا یا ساری ساری رات گھر سے باہر رہتا۔اس کی یادوں کا مرکز صرف وہ ہی تھی۔کوئی ایسا لمحہ نہیں ہوتا تھا جب وہ اس سے غافل ہوتا۔آج بھی وہ اپنی پسندیدہ جگہ ساحل سمندر پر تھا اپنی گاڑی پر بیٹھا تھا اس نے ریڈیو چلایا گانے کے بول اس کی حالت کی عکاسی کر رہے تھے۔

یاد آئی، یاد آئی پھر تمہاری یاد آئی

ایسا لگتا ہے مجھے تو مار ڈالے گی جدائی

یہ جدائی یہ جدائی مار ڈالے گی جدائی

یاد آئی، یاد آئی پھر تمہاری یاد آئی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابان آنکھیں بند کیے گانے سن رہا تھا۔ان بند آنکھوں کے پیچھے صرف صالحہ کا چہرا تھا۔

تم نہیں آتے تمہاری یاد آتی ہے سنم، کیا بتاوں کس قدر مجھ کو ستاتی ہے صنم

اب مجھے خاموشیوں میں ڈھڑکنیں دیتی سنائی، ڈھڑکنیں دیتی سنائی۔

ڈھڑکنیں دیتی سنائی،ڈھڑکنیں دیتی سنائی۔

یادآئی،یادآئی پھر تمہاری یادآئی

(ابان کی آنکھیں نم تھیں اسے لگا جسے وہ اس کے آس پاس ہے ابان نے جھٹ آنکھ کھول دی مگر وہاں کوئی نہیں تھا۔اس کی آنکھ سے آنسو گرنے لگے ۔)

ایسالگتاہے مجھے تومارڈالے گی جدائی

یہ جدائی یہ جدائی مارڈالے گی جدائی

یاد آئی، یاد آئی پھر تمہاری یاد آئی

(ابان گاڑی کا گیٹ کھول کر باہر نکل گیا۔پانی کی لہریں آکر اس کے پیروں کو چھو رہی تھیں ۔وہ اپنے دونوں ہاتھ جیب میں ڈالے کھڑا سمندر کی موجوں کو دیکھ رہا تھا۔رات کا سناٹا ،سمندر بھی خوف ناک لگ رہا تھا مگر وہاں کھڑے شخص کی زندگی بھی ایسے ہی ویران اور سیاہ تھی جس کی خاموشی لوگوں کو خوفناک لگتی تھی۔)

ابان مجھے لگتا ہے بیٹا ان تمھیں شادی کر لینی چاہیے۔وہ سب رات کے کھانے کی ٹیبل پر بیٹھے تھے جب مسز مصطفی نے اسے مخاطب کیا.. دیکھوں اب تو تمہارے چھوٹے

بھائی کی بھی شادی ہو گئی ہے۔کب تک بیٹااس لڑکی کے جانے کا سوگ مناوں گے

۔باقی باتیں تو وہ نظریں جھوکا کر سنتا رہا مگر جیسے ہی انھوں صالحہ کے بارے میں کہااس

نے نظریں اٹھا کر ماں کو دیکھااور بولا

میں کوئی سوگ نہیں منارہا موم۔

تو پھر شادی کیوں نہیں کر لیتے۔بھول کیوں نہیں جاتے اسے ؟انھوں نے آج اسے

قائل کرنا چاہا مگر وہ بھی ابان مصطفی تھا۔

کیا کوئی سانس لینا بھول سکتا ہے موم۔میں کیسے کسی اور کے ساتھ منافقت کر سکتا ہوں

۔ابان نے ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا وہاں بیٹھے ہر شخص نے صالحہ پر رشک

کیا۔وہ کہہ کر اپنے کمرے میں چلا گیااور سب اسے جاتا دیکھتے رہے۔

--

کمرے میں آکر اس نے سیگریٹ نکالی اور صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھ گیا۔

سیگریٹ کا دھوا اڑاتے ہوئے اس میں صالحہ کا چہرا دیکھ رہا تھا۔

کیسے تمہیں میں بھول جاوں، یہ ناممکن کام ہے میرے لیے۔ایک تمہاری یاد ہی تو میرے جینے کی وجہ ہے۔وہ بھی نہیں رہی تو اب ان مصطفی بھی نہیں رہے گا صالحہ۔وہ اس عکس سے مخاطب تھا جو دھوا ختم ہوتے ہی غائب ہو جاتا تھا۔ایک دفعہ میرے اللہ بس ایک دفعہ اس سے مل وادے بس ایک بار۔میں اپنی آنکھوں سے اسے خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔اس نے اپنے دل میں دعا کی.

وہ اکثر اسی طرح صالحہ کے عکس سے باتیں کرتا تھا۔۔اس نے اپنا موبائل نکالا اسے اوپن

کرتے ہی صالحہ کی تصویر اسکرین پر تھی جو اس نے صادم کے نکاح پر لی تھی جس میں وہ مسکراتی ہوئی کسی سے بات کرنے میں مگن تھی جب ابان نے اس کی پیکچر لی تھی۔وہ پیکچر کو زوم کر کے دیکھنے لگا۔دوسرے ہاتھ میں اس کے سیگریٹ تھا۔

تم جہاں پر بھی ہو اللہ کرے تم ایسے ہی مسکراتی رہو۔ابان نے دل سے صالحہ کے لیے دعا دی.

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دروازے کی دستک سے وہ خیالوں کی دنیا سے باہر آیا۔سیگریٹ کو ایشٹرے میں مثل کر اس نے دروازہ کھولا تو سامنے اس کی ماں تھیں۔

موم آپ ابھی تک جاگ رہی ہیں؟ابان نے فکر مندی سے پوچھا کیونکہ آج کل ان کی طبیت ٹھیک نہیں تھی۔

تم بھی تو جاگ رہے ہو۔تو میں کیسے میں سو سکتی ہوں۔انھوں نے ابان کے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔پھر اس کے کمرے میں نظر ڈال کر بولیں

تم سیگریٹ کچھ زیادہ نہیں پینے لگے ہو۔ابان نے نظریں نیچے کر لیں اور مسکرا کے بولا

سوری۔

اس کی ماں نے اسے حیرت سے دیکھنے لگیں تو ابان ان ہاتھ پکڑ کر کمرے کے اندر لے آیا اور انھیں بیڈ پر بیٹھا کر ان کے قدموں میں بیٹھ گیا۔آج ابان کا ایک ایک انداز انھیں حیران کر رہا تھا۔ابان نے ان سے پوچھا

کیا ہوا ہے موم ایسے کیا دیکھ رہی ہیں؟

آج چھ سال کے بعد تمہیں مسکراتے ہوئے دیکھ رہی ہوں۔انھوں نے انتہائی محبت سے بیٹے کو دیکھتے ہوئے کہا پھر اس کی پیشانی چومی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابان مجھے تمہاری بہت فکر ہے بیٹا۔اس وجہ سے میں چین سے مر بھی نہیں سکتی۔

موم پلیز اسے نا کہیں۔انشااللہ آپ کو کچھ نہیں ہو گا۔ابان نے جھٹ بولا، وہ تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ اس کی ماں اسے چھوڑ کے چلی جائے۔

تو پھر شادی کر لو۔میں تمہیں ایسے اکیلا نہیں دیکھ سکتی میرے بچے۔

ابان نے ان کی انکھوں میں دیکھا پھر بولا.. مجھے تھوڑا سا وقت دے دیں میں اپ کی یہ خواہش بھی پوری کر دوں گا۔ یہ کہہ کر اس نے اپنی ماں کے ہاتھوں کا بوسہ لیا۔

سچ۔۔۔۔۔انھوں نے خوشی سے کہا کیونکہ آج اس کا جواب وہ نہیں آیا تھا جو ہمیشہ سے آتا تھا۔

جی بلکل سچ مگر پہلے آپ اپنی صحت کا خیال رکھیں گیں۔ابان نے انھیں تنبیہ کی، تو وہ مسکرانے لگیں

سو جاو کافی رات ہو چکی ہے۔

جی آپ بھی جاکر سو جائیں۔ابان نے مسکرا کر کہا تو اٹھ گیں اور ابان کے کمرے سے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چلی گیئں۔ابان دروازہ بند کرکے بیڈ پر گر گیا اور چھت کو دیکھتے ہوئے بولا

ابھی کہا نیند میرے نصیب میں موم،ابھی تو بہت کچھ پتہ کرنا ہے مجھے صالحہ میڈم تمہارے بارے میں۔وہ خود سے مخاطب تھا۔

صبح ہوتے ہی وہ اٹھا مگر آفس کے کیے نہیں بلکہ صالحہ کے پاس جانے کے لیے۔اس نے آئینے کہ سامنے کھڑے ہو کر اپنے بال سیٹ کیے پھر اپنا کوٹ اٹھا کر باہر نکل گیا۔صالحہ کے گھر کے باہر گاڑی روک کر وہ اس کے باہر آنے کا انتظار کرنے لگا۔کافی دیر بعد جب صالحہ آفس جانے کے لیے باہر نکلی تو ابان اسے دیکھ کر گاڑی سے باہر نکل آیا ۔صالحہ اسے وہاں دیکھ کر حیران تھی کہ ابان مصطفیٰ اس کے گھر کے باہر کیا کر رہا ہے۔

ابان اس کے پاس آیا اسے سلام کیا جس کا صالحہ نے جواب دیا اور ساتھ ہی پوچھ بیٹھی جو سوال اس کے دماغ میں تھا

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟ صالحہ نے سوال کیا تو ابان اسے دیکھ کر مسکرایا، پھر بولا

کیوں میں یہاں نہیں آسکتا؟

ابان نے الٹا اس سے سوال کیا تو صالحہ چوپ ہو گئی

کیسی ہو؟ اسے خاموش دیکھ کر اس نے دوسرا سوال کیا.

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں ٹھیک ہوں۔ صالحہ نے ہلکے سے کہا اور جانے لگی تو ابان نے اسے روکا اور بولا

صالحہ رو کیں مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔ ابان نے اس سے کہا

کیا بات؟ صالحہ نے نا سمجھتے ہوئے کہا

بتاتاہوں۔آپ کا کچھ وقت چاہیے۔ابان نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا.

مجھے دیر ہو رہی ہے آفس کے لیے۔صالحہ نے صاف انکار کر دیا۔ابان کو جس کی امید تھی اس نے وہی جواب دیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ابان نے نرم لہجے میں کہا تو وہ بولی.

اچھا ٹھیک ہے کہیے۔اس کا نرم لہجا دیکھتے ہوئے اس نے ہاں کر دی.

آیئے۔۔اس نے گاڑی کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

وہ گاڑی میں بیٹھ گئے۔گاڑی میں مکمل خاموشی تھی۔جیسے ابان نے توڑا۔

آپ کے شوہر کا سن کر دوکھ ہوا۔۔کب ہوا یہ سب ؟

کیاسب ؟صالحہ کوپتا تھاوہ کس بارے میں بات کر رہاہے مگر پھر بھی انجان بنی رہی۔

ان کاانتیقال۔۔۔

مجھے اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنی۔صالحہ نے دکھ اور غصے میں کہا

ابان کودکھ ہوااور غصہ بھی آیا کہ جسے وہ بے حد چاہتاہے وہ کسی اور کو چاہتی ہے۔اسے نہیں پتا تھا کہ اس کے سوال سے صالحہ کو بہت کچھ یاد آیا تھااس کے ساتھ ساتھ دکھ بھی

ہوا تھا۔

ابان خاموش ہو گیا۔۔ تھوڑی دیر کے بات وہ دونوں ایک ہوٹل میں تھے۔ صالحہ ابان کے بلکل سامنے بیٹھی تھی۔ دونوں ہی خاموش تھے۔ صالحہ ارد گرد دیکھنے لگی اور ابان اسے۔ ابان کو ابھی تک یقین نہیں آ رہا تھا وہ اس کے سامنے ہے جس کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے وہ ترسا تھا۔

اپنے اوپر ابان کی نظر محسوس ہوئی تو صالحہ نے ابان کی طرف دیکھا تو وہ اسی کو دیکھ رہا تھا۔

کیا بات کرنی تھی آپ کو۔ صالحہ اس سے کہا

آپ اکیلی کیوں رہ رہی ہیں اور۔۔۔۔ وہ کچھ اور کہتا اس سے پہلے صالحہ نے کہا

یہ میرا پرسنل معاملہ ہے اور میں اسے ہر کسی سے اپنے معاملے شیر نہیں کرتی۔اور کیا جانناچاہتے ہیں آپ کیوں بتاوں میں آپ کو اپنے بارے میں۔صالحہ کو شدید غصہ آرہا تھا.

میرا وہ مطلب نہیں تھا آپ مجھے غلط سمجھ رہی ہیں۔ابان نے اپنی صفائی دینی چاہی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے سب سمجھ آرہا ہے۔میں نے کہا تھا مجھے اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنی۔وہ غصے سے کہتی ہوئی اٹھی باہر کی طرف بڑھ گئی۔

صالحہ پلیز میری بات تو سنو۔۔ابان بھی اس کے پیچھے بھاگا.

صالحہ غصے میں روڈ کروس کرنے لگی تو اس نے دوسری ساہیڈ سے گاڑی آتے نہیں

دیکھی۔گاڑی بہت تیزی سے آرہی تھی۔صالحہ نے جیسے ہی گردن گھوما کر دیکھا تو وہ گاڑی اس کے بہت قریب تھی کہ ابان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچا تو وہ ابان کے سینے سے جا لگی یہ سب اتنی جلدی ہوا کہ صالحہ کو پتہ بھی نہیں چلا۔وہ ابان کی بانہوں میں تھی۔ابان نے فکر مندی سے پوچھا۔

تم ٹھیک ہو۔۔۔۔۔صالحہ بس اسے دیکھ رہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کچھ تو بولو صالحہ۔اس نے صالحہ کو ہلایا تو وہ خیال سے جاگی

ہاں۔۔۔میں ٹھیک ہوں۔۔یہ کہتے ہوئے صالحہ اس سے الگ ہوئی۔

چلو میں تمہیں چھوڑ دیتا ہوں۔یہ کہہ کر ابان اسے گاڑی کے پاس لا یا وار گاڑی کا دروازہ اس کے لیے کھولا۔صالحہ نے ابان کی طرف دیکھا پھر گاڑی میں بیٹھ گئی۔ابان

نے اسے اس کے گھر ڈروپ کر دیا۔

جب غصہ اترا تو صالحہ کو احساس ہونے لگا کہ وہ کچھ زیادہ ہی بول آئی ہے ابان کو۔ اتنی بڑی بات بھی نہیں تھی جتنا برا ریکشن اس نے دیا مگر اب کیا ہو سکتا ہے جو کہنا تھا وہ تو کہہ دیا۔ وہ سوری کرنا چاہتی تھی ابان سے مگر اس کے پاس ابان کا نمبر بھی نہیں تھا کہ فون کر کے سوری ہی کہہ دے۔

رات کو اپنے بیڈ پر بھیٹی وہ یہ سب سوچ رہی تھی جب اس کا موبائل بجا۔ اس نے موبائل اٹھایا، دیکھا تو کوئی انجان نمبر تھا۔ صالحہ نے تھوڑی دیر کے بعد کال ریسیو کی۔

ہیلو۔۔۔ صالحہ نے روکھے لہجے میں کہا.

اسلام وعلیکم____سامنے سے سلام آیا۔ وہ اس کی آواز پہچان چکی تھی کہ وہ ابان ہے۔

آپ؟صالحہ کو حیرت ہوئی کہ وہ اسے اتنی رات کو کال کیوں کر رہا ہے۔

سلام کا جواب ابھی تک نہیں دیتی، کب ختم ہو گی تمہاری یہ عادت۔وہ بہت شوخ لہجے میں بات کر رہا تھا.

صالحہ کو اس کا لہجا کچھ عجیب لگا، جو بندہ صبح آپ کر کے بات کر رہا تھا۔اب وہ ہی تم پر آ گیا ۔صالحہ نے سخت لہجے میں پوچھا..

میرا نمبر کہاں سے ملا آپ کو؟

جب تم ہی مل گئی تو نمبر کون سی بڑی بات ہے۔ابان کی آواز میں ایک سحر تھا۔

کیوں فون کیا ہے آپ نے ؟ صالحہ نے ایک اور سوال کیا لیکن اب اس کا لہجا تھوڑا نرم تھا جسے ابان نے بھی محسوس کیا تھا۔

تم ٹھیک ہو ؟اس کے سوال پر ابان نے بھی سوال کیا۔ صالحہ نے فون کان سے ہٹا کر اسے گھورا جسے وہ اسے نظر آ رہا ہو۔

ابان۔۔۔ صالحہ جھجکتے ہوئے کہا۔ کیونکہ آج پہلی مرتبہ اس نے ابان کا نام لیا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابان جو کہ بیڈ پر لیٹا صالحہ سے باتیں کر رہا تھا۔ جب صالحہ اس کا نام لیا تو اس نے اپنی آنکھیں بند کر کے ایک لمبی سانس لی، اسے لگا کہ اس کے اندر کسی نے روح پھونک دی ہے۔

کافی دیر تک جب وہ کچھ نہیں بولا تو صالحہ نے موبائل دیکھا کہ کال کٹ گئی ہے۔ مگر ایسا

نہیں تھا وہ کال پر تھا۔ صالحہ ایک بار پھر اسے مخاطب کیا۔

ہیلو ابان۔۔۔۔۔۔صالحہ کو نہیں پتا تھا کہا اس کا یہ عمل ابان کو کس قدر تسکین پہچا رہا تھا
۔

ہاں سن رہا ہوں۔۔۔ابان کی جان---آخری والے الفاظ اس نے اپنے دل میں کہے
۔

ایم سوری۔۔صالحہ نے اس سے معافی مانگی

سوری کیوں ؟ابان سمجھ گیا تھا مگر پھر بھی پوچھا

اپنے صبح والی بد تمیزی کے لیے۔۔۔صالحہ واقع شر مندہ تھی،کیوں کہ جو کچھ بھی اس کے ساتھ ہوا اس میں ابان کا کیا کسور تھا۔

تم نے ایسا کچھ نہیں کیا جس کے لیے تمہیں معافی مانگنی پڑے۔ابان نے اس کی شر مندگی کو دور کرنی چاہی

نہیں مجھے وہ سب نہیں کہنا چاہیے تھا میں واقع شر مندہ ہوں اپنی بد تمیزی کے لیے۔صالحہ کی شر مندگی ختم نہیں ہو رہی تھی

ٹھیک ہے معافی اپ کو ایک شرت پر ملے گی۔ابان نے دماغ میں ایک آیڈیا آیا

شرت۔۔۔کیسی شرت؟صالحہ نے حیران ہوتے ہوئے کہا

کل کا لنچ تم میرے ساتھ کرو گی۔ابان نے اس کے آگے شرت رکھی

کوئی اور راستہ نہیں ہے۔صالحہ کے لیے یہ مشکل تھا اسی لیے اس نے ابان سے یہ کہا

نہیں۔(ابان نے صاف انکار کیا)

میں کل تمہیں تمہارے آفس سے لنچ ٹا ہم میں پک کروگا۔ٹھیک ہے۔صالحہ کچھ کہتی اس سے پہلے ابان نے کال کاردی

ہیلو ہیلو ابان۔۔۔کال کٹ چکی تھی۔صالحہ کو بہت عجیب لگ رہا تھا اس کا لہجا،اس کی باتیں۔ان حالات میں جب کہ وہ اکیلی رہتی ہے تو وہ کسی پر بھی یقین نہیں کر سکتی تھی ۔کون تھا ابان مصطفی،کیا جانتی تھی وہ اس کے بارے میں۔صرف چند ملاقاتیں بس اس کے علاوہ کچھ بھی تو نہیں۔وہ اس کے بھائی کا بوس تھا بس اس وہ وجہ سے صالحہ

جانتے تھی۔ یہ سب سوچ کر اس نے صبح آفس نا جانے کا فیصلہ کیا اور سر جھٹک کر سو گئی۔

صبح جب ابان کی آنکھ کھلی تو رات والی باتیں اسے یاد آنے لگیں۔ جنہیں سوچ کر ابان کے لبوں پر ایک دلفریب مسکراہٹ آئی تھی۔ اس نے سائیڈ ٹیبل سے موبائل اٹھایا اور صالحہ کو گڈ مارننگ کا میسج کیا اور اٹھ کر تیار ہوا اور آفس کے لیے نکل گیا۔

صالحہ جو کہ فجر سے ہی اٹھ جاتی تھی، ابھی کمرے میں آئی ہی تھی کہ بوس کو اپنی چھٹی کا بتادے، کہ ابان کا میسج اسے ملا۔ صالحہ کو سخت غصہ آیا۔ اس نے بوس کو میسج کیا اور موبائل آف کر کہ بیڈ پر اچھال دیا۔

ابان آج بہت خوش تھا۔ صبح سے لوگو سے مسکرا کر بات کر رہا تھا۔اس کے مولازم بھی حیران تھے اسے ایسا دیکھ کر، کیونکہ انھوں نے ابان کو کبھی بھی مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔ مگر آج تو وہ کچھ الگ ہی نظر آرہا تھا۔ابان کے فادر آج اس کے آفس میں آئے تھے کسی کام سے۔۔۔جب وہ ابان کے کیبن میں داخل ہوئے تو ابان انھیں دیکھ کر خوش ہوا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ڈیڈ آپ۔۔۔وہ اپنی کرسی سے اٹھ کر ان کے پاس آیا۔انھیں پکڑ کر اپنی کرسی پر بیٹھایا۔ایسا کیسے ہو سکتا تھا کہ اپنے باپ کے سامنے وہ بوس کی کرسی پر بیٹھے۔

کیا بات ہے آج ہمارا بیٹا بہت خوش ہے۔---انھوں نے ابان کو مسکراتا دیکھتے ہوئے کہا

ہے ایک بات۔بتاؤ گا بعد میں (ابان نے مسکراتے ہوئے کہا تو مصطفی نے اسے ہمیشہ مسکراتے رہنے کی دعا دی۔)

سچ پر ابان نے پورے دل سے امیں کہا)

ابان اپنے آفس سے 12:30 پر نکل گیا تھا۔صالحہ کے آفس وہ 12:45 پر پہنچا۔وہاں پہنچ اس نے صالحہ کو کال کی تو اس کا موبائل آف تھا۔

موبائل کیوں آف ہے۔ہو سکتا ہے اس کے موبائل کی بیٹری ختم ہو گئی ہو۔---ابان نے دل میں سوچا

صالحہ کا انتیظار کرتے کرتے اسے 4:00 بج گئے۔اس کا غصے سے برا حال تھا وہ بار بار

اس کا موبائل ٹرائے کر رہا تھا مگر وہ آف آ رہا تھا۔وہ غصے کی حالت میں وہ آفس گیا ۔وہاں جا کر جب اس نے صالحہ کے بارے میں پتا کیا تو اسے پتا چلا کہ وہ آج نہیں آئی۔ اس کا غصے سے چہرا سرخ ہو گیا۔وہ آفس سے باہر نکلا اور گاڑی کو فل اسپیڈ میں بھگاتے ہوئے وہ صالحہ کے گھر پہنچا۔گاڑی سے اتر کر اس نے صالحہ کے گھر کا گیٹ کھٹ کھٹایا تو صالحہ جو کہ کچھ دیر پہلے ہی شاور لے کر نکلی تھی۔وہ اپنے بال ہی سو کھا رہی تھی جب دروازہ کسی نے کھٹ کھٹایا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صالحہ سر پر ڈوپٹہ اوڑھ کر دروازہ کھولنے گئی۔جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا تو سامنے ابان کو کھڑا پایا۔ابان کا چہرا سرخ ہو رہا تھا غصے سے۔اس کے چہرے سے صاف واضع ہو رہا تھا کہ وہ شدید غصے میں ہے۔صالحہ نے اسے دیکھتے ہی دروازہ بند کرنے لگی کے ابان نے زور سے دھکا دے کر دروازہ کھولا،صالحہ اس حملے کے لیے تیار نہیں تھی۔وہ ایک دم پیچھے ہوئی۔

یہ کیا بد تمیزی ہے۔صالحہ غصے سے چیخی

تم سمجھتی کیا ہو۔۔ہاں۔۔کون ہوں میں ہم کون ہوں؟(ابان غصے سے چیخا)

چار گھنٹے سے تمہارا انتیظار۔۔۔۔وہ روکا پھر سر کو نفی میں ہلا کر بولا---بلکہ نہیں چھ سال سے تمہارا انتیظار کر رہا ہوں---وہ صالحہ کے قریب آیا اور اسے بازوں سے پکڑ کر جھٹکا دیا۔ صالحہ ہکا بکا سی اسے سن رہی تھی

چھ سال سے مجھے زندہ در گور کیا ہوا ہے۔---ابان کی آنکھیں سرخ انگارہ ہو رہی تھیں

مجھے دیکھوں کیا سے کیا ہو گیا ہوں صرف تمہاری وجہ سے۔۔۔۔ہسنا بھول گیا ہوں میں۔یہ چھ سال میں نے کس ازیت میں گزارے ہیں کچھ اندازہ ہے تمہیں اور ان سب کی زمیدار تم ہو،صرف اور صرف تم۔---ابان نے ابھی تک صالحہ کو پکڑ رکھا تھا

۔وہ آج سارا درد اس کے سامنے کھول رہا تھا جو جو اس پر گزری ہے۔وہ سب اسے بتا رہا تھا، ہر شخص کو لگتا ہے کہ جو مشکلات اس پر گزری ہیں وہ سب سے زیادہ ہے۔ مگر یہ سچ نہیں ہے۔ ہر شخص کی اپنی تکلیف، اپنا درد ہوتا ہے۔ کوئی کس عذاب سے گزر رہا ہے یہ ہم نہیں بتا سکتے،۔وہ کہتے ہیں نا کہ قبر کا حال تو مردہ ہی جانتا ہے۔اسی طرح ابان کو بھی صرف اپنا درد نظر آرہا تھا وہ کس مشکل سے گزری ہے یہ اسے پتا نہیں تھا۔

ازیت۔۔۔ تم مجھ سے کہتے ہو کہ میں نے تمہیں زندہ در گور کر دیا۔-صالحہ نے جھٹکے سے اس کے ہاتھ ہٹائے اور بولی

زندہ در گور ہونا کیسے کہتے ہیں تمہیں پتا بھی ہے۔۔ہاں۔۔ صالحہ کا بھی غصے سے برا حال تھا---میں تمہیں بتاتی ہوں کہ زندہ در گور ہونا کہتے کیسے ہیں۔جب کسی کے باپ، بھائی اس لڑکی پر یقین کرنے کے بجائے ایک غنڈے کی بات پر یقین کر کے اس کو ماریں، جب اس لڑکی کی شادی اس کے باپ سے بھی بڑے شخص سے کر دی جائے صرف اپنی سو کالڈ عزت بچانے کے لیے، اسے کہتے ہیں زندہ در گور ہونا۔۔۔ صالحہ

غم اور غصے کی حالت میں بولی جا رہی تھی اس کی آنکھوں سے آنسوں جاری تھے اور ابان پر جو انکشاف وہ کر رہی تھی وہ قابل بیان نہیں ہیں۔

صالحہ نے ایک ہاتھ سے اپنے آنسوں صاف کیے۔ مگر وہ روکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے، وہ پھر بولنا شروع ہوئی---جب اس کے شوہر کو وہ ہی غنڈا شادی کے آدھے گھنٹے میں ہی بیچ راستے میں ہی گولیوں سے چھنی کر دے۔اور اس لڑکی کو اٹھا کر لے جائے۔اپنی عزت کھونے کا ڈر جب ہو۔اسے کہتے ہیں زندہ در گور ہونا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آج اتنے سالوں میں وہ کسی کہ سامنے اپنے حالات بیان کر رہی تھی۔

جب گو میں لت پت وہ لڑکی، بے یار و مدد گار اپنے باپ کو فون کرے اور وہ اسے کہے کہ تم مر گئی ہو۔ ہمارا کوئی واستہ نہیں تب وہ کسی انجان لوگوں کے ساتھ رہتی ہے۔ اسے کہتے ہیں زندہ در گور ہونا۔

ہر رات صرف یہ سوچتے ہوئے گزر جاتی کہ کیا کبھی میرے ماں، باپ مجھے یاد بھی کرتے ہونگے۔ چھ سال سے میں چین سے سوئی نہیں ہوں۔اسے کہتے ہیں زندہ در گور ہونا۔(وہ رو کی پھر بولی)

جب رات کو ڈر جاتی ہوں اور کوئی آس پاس نہیں ہوتا جو مجھے سہارا دے۔اسے کہتے ہیں زندہ در گور ہونا۔اور تم مجھے کہتے ہو کہ میں نے تمہیں ازیت دی۔ کیا کھویا تم نے ہاں تمہارے سارے اپنے تمہارے پاس تھے تمہیں سہارا دینے کے لیے۔ آج اتنے کامیاب بزنس میں ہو اور کہتے ہو میں نے میری وجہ سے تم ہسنا بھول گئے۔ کیوں کیا کبھی میں نے تم سے کوئی وعدہ کیا تھا۔۔ کیا تھا ہمارے بیچ جو تم مجھے چھ سال سے نہیں بھولے۔۔۔۔۔۔

ابان کی بھی آنکھوں سے آنسوں جاری تھے۔وہ صیح تو کہہ رہی تھی۔اس کی ازیت کے

آگے تو ابان کو اپنا دکھ نا ہونے کے برابر لگا۔ کیا کچھ نہیں سہا اس نے اکیلے۔ ابان یہ سب سوچ رہا تھا۔ جب وہ بولی

نکلو میرے گھر سے بہت مشکل سے میں نے یہاں عزت بنائی ہے میں نہیں چاہتی کہ تمہاری بے وقوفی کی وجہ سے کوئی مجھے کچھ کہے۔۔۔ جاووووو (وہ درد سے چیلائی)

ابان اسے دیکھتا رہا پھر جب صالحہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے گھر سے نکالنے لگی تو ابان نے ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے آزاد کیا اور اسی ہاتھ سے اسے کھینچ کر اپنے سامنے کیا اور صالحہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا

میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں تمہیں منظور ہو یا نہیں مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔---

ابان کی بات سن کر صالحہ نے اسے ایسے دیکھا جیسے اسے کچا کھا جائے گی۔

کل موم، ڈیڈ کو لے کر آ رہا ہوں تیار رہنا۔---اپنی بات کہہ کر اس نے صالحہ کا گال

کھنچھ کر وہاں سے چلا گیا، بغیر صالحہ کا جواب سنے۔

گھر آکر پتا چلا کہ اس کے موم، ڈیڈ کہیں پارٹی میں گئے ہوئے ہیں تو اپنے کمرے میں آگیا۔۔۔اپنی شرٹ اوتار کر وہ صوفے پر بیٹھ گیا اور اپنی سیگریٹ نکال کر جلائی اور صالحہ کے عکس سے مخاطب ہوا جو کہ وہ ہمیشہ کرتا تھا۔

بہت دکھ سہہ لیے تم نے صالحہ اب نہیں۔اب تمہیں اکیلے نہیں رہنے دونگا میں۔اب نہیں۔اس نے نفی میں سر ہلایا

رات کو جب اس کے پیرنٹس گھر لوٹے تو پہلی فرست میں وہ ان کے پاس گیا۔۔۔

دروازہ نوک کیااور اندر چلا گیا۔

ابان تم اتنی رات کو سب خیریت تو ہے؟ مصطفیٰ بولے، کیونکہ وہ بہت کم ہی ان کے کمرے جاتا تھا

جی سب خیریت ہے بس آپ سے کچھ بات کرنی تھی۔میں آپ لوگو کا کب سے انتیظار کر رہا تھا۔

ہاں وہ تھوڑی دیر ہو گئی۔۔تم کہو کیا بات ہے۔اس کی موم بولیں

وہ۔۔۔میں۔۔وہ۔۔۔۔میں شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔اس کا کہنا تھا کہ ان دونوں کی خوشی کا کوئی ٹھیکانا نہیں تھا، حیران وہ اس لیے نہیں تھے کیونکہ جس طرح وہ کچھ دن سے خوش تھا تو اس صاف ظاہر کہ کچھ تو ہوا ہے ابان کے ساتھ۔

کون ہے وہ میں کل ہی جاوں گی اس کے گھر،بتاو جلدی ابان کی موم خوشی میں بولیں

صالحہ۔۔۔

ابان کے منہ سے یہ نام سن کر وہ حیران ہوئے۔

صالحہ مگر اس کی تو شادی ہو گئی تھی۔۔۔مصطفی بولے۔۔۔تو ابان نے سب کچھ اپنے ماں باپ کو بتادیا کہ کیا کیا تکلیفیں اس نے اٹھائی ہیں۔۔سب سن کر اس کی موم کی آنکھیں نم ہو گئی اور مصطفی بھی دکھی ہو گئے۔

آپ لوگو کو کوئی اعتراض تو نہیں ہے میرے اس فیصلے پر۔ابان نے ان دونوں کی طرف دیکھا

ہمیں کیااعتراض ہو سکتاہے۔ہمارے لیے تو تمہاری خوشی اہم ہے۔

ابان کی موم بولیں

شکرایا۔۔۔۔۔۔ہم کل چلیں اس کے گھر؟

ہم؟ابان کی موم نے آنکھیں چھوٹی کر کے اس کی طرف دیکھا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہم تینوں اور کون۔۔۔(ابان نے کہا)

آپ نہیں جائیں گے ہماررے ساتھ---مصطفی نے اپنی ہنسی دبا کر کہا

میں کیوں نہیں جاوں گا؟ابان نے حیرت سے کہا

کیونکہ میں کہہ رہاہوں

مگر ڈیڈ۔۔۔۔

کہہ دیانابس۔۔۔۔جاوآرام کرو۔۔شاباش-- مصطفی نے مصنوعی غصے سے کہا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابان براسامنہ بناکر وہاں سے آگیا۔۔۔

کیوں بیچارے کو تنگ کررہے ہیں لے جاہمیں اسے بھی۔۔ابان کی موم مسطفی سے بولیں

ہونے دو تھوڑا تنگ اس نے ہمیں بھی بہت تنگ کیا ہے تھوڑا تو بنتا ہے۔۔مصطفی نے ایک دبا کر کہا

آپ بھی نا۔۔ابان کی موم مسکرا کر بولیں

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شام میں وہ لوگ صالحہ کے گھر گئے جس کا اڈریس ابان نے بجھے دل سے بتا ہی دیا تھا ورنا اس کا تو پورا ارادہ تھا ان کے ساتھ جانے کا۔صالحہ نمز پڑ رہی تھی جب وہ لوگ آئے تھوڑی دیر دروازہ کھٹکٹانے کے بعد صالحہ جب دروازہ کھولا تو صالحہ اجنبی لوگو کو دیکھ کر حیران رہ گئی۔

سلام کے بعد اس نے پوچھا

آپ لوگ کون ہیں؟

ہم ابان کی والدین ہیں۔۔۔۔۔ مصطفی مسکرا کر بولے

یااللہ یہ کتناڈھیٹ بندہ ہے ابھی کل رات کو ہی اس نے فون کر کے منا کیا تھا مگر نہیں ۔صالحہ نے دل میں سوچا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کل رات جب ابان مصطفی کے کمرے سے واپس اپنے کمرے میں آیا تو اس کا موبائل رینگ رکر رہا تھا۔ جیسے ہی اس کی نظر اسکرین پر پڑی ابان نے جھٹ فون اٹھایا۔

ہیلو۔۔۔۔ہاں صالحہ کیا ہوا سب ٹھیک تو ہے نا۔۔وہ فکر مندی میں بولتا گیا

ہاں سب ٹھیک ہے اور اگر آپ چاہتے ہیں کہ سب ٹھیک رہے تو خبر دار جو میرے گھر آئے، عجیب انسان ہیں آپ بات سنتے نہیں ہیں اور چلے جاتے ہیں۔۔۔وہ غصے میں ایک ہی سانس میں بولتی گئی، مگر جب ابان کچھ نہیں بولا تو وہ بولی

آپ سن رہے ہیں یا نہیں۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زندگی بھر تمہیں سننے کے لیے ہی تو اپنے پاس لا رہا ہوں۔ابان نے محبت بھرے لہجے میں کہا

ابان کا ایسا جواب سن کر اس کو پسینے آگئے،اس نے فورن کال کاٹ دی۔

آیئے۔۔۔۔۔۔پلیز بیٹھے۔۔صالحہ نے انھیں بیٹھنے کو کہا،اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا

کے کیا کرے۔وہ تو سمجھی تھی کہ ابان نہیں بھیجے گا مگر۔۔۔

کیسی ہو بیٹا آپ؟انھوں نے نہایت شفقت بھرے لہجے میں پوچھا

جی اللہ کا شکر ہے ٹھیک ہوں۔۔۔صالحہ نے جواب دیا

بیٹا ہم آپ سے بہت پہلے ہی مل جاتے مگر اللہ کو ہمیں ایسے ہی ملوانا تھا۔مسسز مصطفی بولی۔صالحہ آرام سے ان کی باتیں سن رہی تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابان نے ہمیں آپ کے بارے میں چھ سال پہلے بتایا تھا۔ہم آپ کے گھر بھی گئے تھے آپ کا رشتہ لے کر مگر آپ کے والد نے بتایا کہ آپ کی شادی ہو چکی ہے۔کل ابان نے آپ سے ملنے کو کہا تو ہم آ گئے۔امید کرتا ہوں آپ کو برا نہیں لگا ہو گا ہمارا یہاں آنا ۔مصطفی نے نرمی سے بول رہے تھے۔صالحہ کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا۔۔۔ان کی آخری بات پر وہ بولی

نہیں نہیں انکل کیسی باتیں کر رہے ہیں۔۔۔

وہ دونوں صالحہ کی بات سن کر مسکرائے۔۔۔ پھر مسز مصطفیٰ بولیں

بیٹا ابان آپ سے بہت محبت کرتا ہے۔۔۔ان چھ سالوں میں ہم نے کیسے اسے سمبھلا ہے یہ ہم ہی جانتے ہیں۔ وہ آپ سے شادی کرنا چاہتا ہے بیٹا۔ آپ کی کیا رائے ہے۔ ہم یہاں آپ کی رائے معلوم کرنے آئے ہیں کہ کیا چاہتی ہو۔ مسز مصطفیٰ صالحہ کے پاس آکر بیٹھ گئیں اور اس سے سر پر ہاتھ پھرنے لگیں۔

میں شادی شدہ ہوں پھر بھی آپ مجھ سے اپنے بیٹے کی شادی کروانا چاہتی ہیں۔۔۔ وہ بہت اچھے ہیں۔۔ وہ ایک بہت اچھا ہمسفر ڈیسر و کرتے ہیں۔۔ میں ان کے قابل نہیں ہوں۔ صالحہ کے آنسو نکل گئے تھے

مصطفی بھی اس سے پاس آ گئے اور اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر بولے۔

نہیں بیٹا روتے نہیں۔۔اگر آپ کو ابان نہیں پسند تو کوئی مسلہ نہیں ہے۔آپ کوئی زبردستی نہیں کرے گا،چاہے آپ ہاں کر و یا نا ہمیں تو ایک پیاری سی بیٹی مل گئی ہے۔ میں یہاں ایک باپ کی حیثیت سے یہاں آیا ہوں،ان کی بات سن کر صالحہ نے نم آنکھوں سے ان کی طرف دیکھا

صالحہ کو دیکھتا پا کر مصطفی نے سر اثبات میں ہلا یا اور بولے

بولو بیٹا میں ہم آپ کا جواب چاہتے ہیں جو ریزن آپ نے دیا وہ نہیں چلے گا۔۔۔

بولو بچے۔۔۔مسسز مصطفی بھی بولیں

جیسے آپ لوگوں کی مرضی۔۔۔صالحہ سر جھوکا کر آہستہ سے کہا اور کسی کے جسم میں نئی جان آگئی، ابان جو کہ ساری گفتگو سن رہا تھا مصطفی کے موبائل کے زریعے۔ یہاں آنے سے پہلے ابان نے ان سے ریکوسٹ کی تھی کے وہ کال پر ہی رہیں تا کہ وہ صالحہ کا جواب اپنے کانوں سے سن سکے۔

دو دن بعد ان کا نکاح ہو گیا اور صالحہ دلہن بن کے ابان کے گھر، اس کے کمرے میں بیٹھی تھی۔ ابان کا کمرا انتہائی حسین تھا، اعلی قسم کا فرنیچر، کارپٹ، ایک ایک چیز اس کے قیمتی ہونے کا پتہ دے رہی تھی۔ اس کے کمرے میں ایک کمرا تھا جو کہ ابان کی لائبریری تھی۔ کمرے کو دیکھتے دیکھتے اس کی نظر سامنے کتابوں پر پڑی، اور کتابوں میں تو اس جان تھی وہ اٹھی اور لائبریری چلی گئی، مگر وہاں جاتے ہی اس کے قدم جم گئے، اس کی آنکھیں حیرت پھیل گئی، اس کا دل ایک الگ ہی لے میں ڈھرکنے لگا کیونکہ سامنے دیوار پر صالحہ ایک بڑی اور اس کے ساتھ ہی چھوٹی چھوٹی تصویریں لگیں تھیں۔ وہ تصویریں بہت خوبصورت تھیں۔ وہ صادم کہ نکاح کے وقت کی تصویریں

تھیں۔

ابان جب کمرے میں آیا تو کمرا خالی تھا۔ابان نے ادھر ادھر دیکھا تو اس کی نظر لائیبریری میں کھڑی صالحہ پر پڑی،وہ مسکرایا اور آہستہ سے پیچھے سے جا کر صالحہ گرد اپنے ہاتھ باندھ کر اسے اپنے حصار میں لے لیا،صالحہ نے ایک دم چونک کر گردن گھومائی تو ابان کو دیکھ کر مسکرائی پھر تصویروں کی طرف اشارہ کر کے پوچھا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ سب کیا ہے ابان۔؟

پھر بولو۔۔۔ابان اس کے کندھے پر اپنی تھوڑی رکھے خمار سے بھرپور لہجے میں بولا

کیا۔۔؟؟؟صالحہ نا سمجھی میں بولی

یہ جو تم نے کہا۔۔۔

میں ان تصویروں کا پوچھ رہی تھی۔۔۔صالحہ ابھی بھی نہیں سمجھی تھی

لیکن میں تصویروں کے بارے میں نہیں کہہ رہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پھر۔۔؟

تم نے کیا کہا تھا۔۔۔۔اس نے دوبارہ دہرانے کو کہا

یہ کیا ہے۔۔۔صالحہ نے بھی دہرا دیا

اس کے بعد۔۔۔

ابان۔۔۔۔۔۔اب صالحہ کے سمجھ میں آگیا تھا کہ وہ کیا سننا چار ہا تھا اتنی دیر سے ۔۔۔صالحہ نے مسکرا کے اس کا نام لیا

ایک بار پھر بولو۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اباااااااااان۔۔۔صالحہ نے تنگ اکر اس کے نام کو لمبا کر دیا۔ابان نے چہرا اٹھا کر صالحہ کے گالوں پر اپنے لب رکھ دیے۔۔۔صالحہ بلش کرنے لگی اس کا چہرا شرم سے لال ہو گیا۔۔پھر صالحہ کا چہرا اپنی طرف کر کے بولا

یہ تصویریں ہی تھیں جن کی وجہ سے میں ابھی تک زندہ ہوں ورنا کب کا مر جاتا۔۔یہ تھیں تو لگتا تھا تم آس پاس ہی ہو۔ابان اس کی آنکھوں آنکھیں ڈالے کہہ رہا تھا۔صالحہ

کی آنکھیں نم ہو گئیں۔۔

میں اتنی محبت کے قابل نہیں ہوں ابان۔۔۔صالحہ کی آواز بھر بھرا گئی اور آنسوں اس کے گال پر گرنے لگے، تو ابان نے اس کا چہرا اپنے ہاتھوں میں لے کر اپنے ہاتھ کہ انگھوٹوں سے اس کے آنسو صاف کیے اور اس کی آنکھوں پر اپنے لب رکھ دیے۔

میرے احساسات جو تمہارے لیے ہیں میں انھیں لفظوں میں بیان نہیں کر سکتا، وہ صرف میں اپنے عمل سے ہی ظاہر کر سکتا ہوں اور انشااللہ کروں گا بھی۔

ابان، صالحہ کی پیشانی سے پیشانی ٹکا کر کھڑا تھا اور بہت ہی آہستہ آواز میں بول رہا تھا۔اس کے ایک ایک الفاظ صالحہ کو پگلا رہے تھے۔صالحہ کے پاس کچھ نہیں تھا کہنے کو اس کے اس طرح کے اظہار کے بعد۔۔۔وہ خاموش کھڑی اسے سن رہی تھی اور دیکھ رہی تھی کہ اس کہ رب نے اسے اس کے صبر کا کتنا اچھا انعام دیا ہے ایک بہترین شوہر

کی شکل میں۔۔۔۔ایک پیار کرنے والے کی شکل میں۔۔آج اس کا روم روم اپنے رب کا شکر گزار تھا۔

صبح جب صالحہ کی آنکھ کھولی خود کو ابان کی بانہوں میں پایا۔اس کے لب مسکرا اٹھے ۔صالحہ نے ابان کا ہاتھ ہٹایا اور اٹھ کر بیٹھ گئی۔اس نے گردن گھوما کر ابان کو دیکھ تو وہ بے خبر سو رہا تھا۔صالحہ شاور لینے چلی گئی۔

ابان کی آنکھ کھلی تو اس نے اپنے برابر میں دیکھا تو وہاں صالحہ نہیں تھی،وہ ایک دم جھٹکے سے اٹھا اس سے پہلے کہ وہ بیٹھ سے اترتا صالحہ باہر آگئی اور ابان کو دیکھ کر مسکرائی اور سلام کیا ابان اٹھا اور اس کے پاس آکر اس کے چہرے اپنے ہاتھوں میں لے کر اس کی پیشانی کو چوما اور اس کے سلام کا جواب دیا اور اس کے کان کے پاس جاکر سر غوشی میں بولا۔

You are the first and last thing on my mind

each and every day .

یہ سن کر صالحہ ہنسنے لگی۔ کہ دروازے پر دستک ہوئی تو ابان براسامنہ بنا کر واش روم میں چلا گیا اور صالحہ نے دروازہ کھولا تو سامنے ابان کی موم تھیں۔ صالحہ نے سلام کیا۔ تو سلام کا جواب دے کر وہ بولیں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارے واآپ اٹھ گئی اور ابان۔؟

جی وہ بھی اٹھ گئے۔۔۔ صالحہ نے جواب دیا۔۔ آپ اندر آئیں پلیز۔۔۔

نہیں نہیں بس آپ لوگ تیار ہو کر جلدی سے نیچے آجاواوکے۔۔ وہ مسکرا کر بولیں اور اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر چلی گئی۔

صالحہ تیار ہو کر ابان کا انتیظار کرنے لگی جب ابان باہر آیا تو وہ سامنے صوفے پر بیٹھی تھی۔ صالحہ اسے دیکھ کر بولی ابان جلدی کریں موم آہیں تھیں اور ہمیں نیچے جانے کا بول کر گئیں ہیں۔ وہ فکر مندی سے بولی تو ابان شیشے میں سے ہی اسے دیکھتا ہوا بولا۔

ویسے میری موم کا جواب نہیں ہے۔ پہلے دن ہی بہو کو ڈرا کر رکھ دیا۔۔۔ وہ صالحہ کو تنگ کرتے ہوئے بولا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انھوں نے مجھے ڈرایا تو نہیں۔ وہ تو بہت اچھے سے بول کر گئی ہیں۔

تم جانتی نہیں ہو میری موم کو ان کے غصے سے تو گھر میں سب ہی ڈرتے ہیں یہاں تک کہ بابا بھی ان کے آگے کچھ نہیں کہتے۔--ابان نے اسے ڈرایا

کیوں؟ صالحہ واقع ہی ڈر گئی تھی۔ ایک تو نیا گھر، نئے لوگ پتا نہیں کس نیچر کے ہوں۔

بس انھیں غصہ کرنے کے لیے کسی وجہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ابان اس کے پاس آکر بیڈ پر اس کے پاس بیٹھ گیا اور اس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر بولا

اب دیکھو وہ کب سے تمھیں نیچے جانے کا بول کر گئی ہیں اور تم ہو کہ یہاں باتیں کر رہی ہو۔--ابان کی ایکٹنگ کمال کی تھی۔صالحہ واقع ڈر گئی تھی.

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب کیا ہو گا ابان۔صالحہ نے کہ ہاتھوں میں پسینہ آگیا۔

کچھ نہیں میں ہونا تمہارے ساتھ تمہارے بدلے کی ڈانٹ میں کھالوں گا۔اب چلو جلدی۔۔ابان نے اپنی ہنسی کو کنٹرول کرتے ہوئے کہا.

ابان اس کا ہاتھ پکڑ کر نیچے لایا۔سب وہیں موجود تھے۔ان دونوں کو دیکھ کر سب

مسکرائے۔ابان کی موم نے انھیں ہمیشہ خوش رہنے کی دل سے دعا دی۔وہ آکر بیٹھے تو ابان کی موم اٹھ کر ان دونوں کے پاس آئیں اور ہزار کہ کیے نوٹ نکال کر ان کے سر سے وار کر نوکروں کو دے دیے۔

چلو ناشتہ کرتے ہیں سب اٹھ کر ڈائینگ ٹیبل کی طرف چلے گئے۔

صالحہ جو کہ ڈری ہوئی تھی ابان کی موم کا ہاتھ پکڑ کر بولی.

ایم سوری آنٹی میں آیندہ ایسا نہیں کروں گی۔آپ غصہ مت ہویئے گا پلیز۔۔۔۔۔۔۔صالحہ نے نہایت معصومیت سے کہا.

ابان کی موم حیران تھیں۔انھوں نے ابان کی طرف دیکھا جو کہ منہ نیچے کر کے مسکرا رہا تھا۔وہ سمجھ گئیں تھیں کہ یہ ابان کی ہی کوئی شرارت ہو گی۔انھوں نے بہت

پیار سے اس کا ماتھا چوما اور بولیں

میں بھلا تمہیں ڈانٹ سکتی ہوں۔ابان نے مزاق کیا ہے تمہارے ساتھ۔--ابان فورن وہاں سے کھیسکا۔صالحہ نے حیران ہو کر ابان کی پشت کو گھورا۔

کیا کہا تھا اس نے تم سے ؟انھوں نے صالحہ سے پوچھا تو اس نے سب بتا دیا، جیسے سن کر وہ ہنسنے لگیں۔پھر بولیں.

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمہارا بہت بہت شکریہ میرا ابان واپس لوٹانے کا۔۔۔۔کافی سالوں بعد اسے اس طرح مسکراتے اور شرارت کرتے دیکھا ہے اور یہ سب تمہاری وجہ ہوا ہے۔---یہ کہہ کر انھوں نے اس کے گال تھپ تھپائے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اس اپنے ساتھ ناشتے کی ٹیبل پر لے آہیں جہاں سب ان کا انتیظار کر رہے تھے۔انھوں نے صالحہ کو ابان کے برابر میں بیٹھا دیا اور ابان کا کان پکڑ کر بالیں تمہیں تو میں بعد میں پوچھتی ہوں۔ابان

سمجھ گیا تھا کہ کیا ہوا ہے وہ مسکرا دیا۔

سب ناشتہ کر رہے تھے جب ابان نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ صالحہ ایک دم چونک گئی، پھر ابان کی طرف دیکھا جو مسکرا کر اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ صالحہ گھور کر اسے دیکھا اور ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آزاد کرایا۔ ایک پہلا دن اس کا اپنے سسرال میں اور اس نے اس کا مزاق بنا دیا صالحہ بہت غصہ آ رہا تھا۔ جس کا اندازہ ابان کو ہو گیا تھا۔

ناشتے کے تھوڑی دیر بعد وہ اپنے کمرے میں آ گئی اس کا غصہ ویسے ہی تھا۔ وہ غصے میں

ٹھل رہی تھی جب ابان اندر آیا۔اس نے آنکھیں چھوٹی کر کے ابان کو دیکھا۔ابان اس کے قریب آیا تو اس نے بیڈ سے تکیا اٹھا کر اس کو مارنا شروع کر دیا۔

ارے یار میری بات تو سنو۔۔۔ابان نے اسے روکنا چاہا مگر وہ مسلسل اس پر تکیے برسا رہی تھی اور ساتھ ساتھ بول بھی رہی تھی.

کیا کہا تھا میری موم بہت غصے والی ہیں۔انھیں غصہ کرنے کے لیے کسی وجہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔۔ہاں۔۔یہ ہی کہا تھا نا تم نے۔۔۔وہ بول رہی تھی جب ابان نے اس کا پکڑ کر اسے بیڈ پر گرایا اور خود بھی اس کے ساتھ گر گیا۔یہ سب اتنی جلدی میں ہوا کہ صالحہ کچھ بھی نا کر سکی۔ابان نے اپنی انگلیوں سے اس کے بالوں کو اس کے چہرے سے ہٹایا اور اس کے چہرے پر جھک گیا۔پھر چہرا اٹھا کر اسے دیکھا جو کہ ابان کو غصے میں ہی دیکھ رہی تھی۔ابان مسکرایا اور بولا-'--غصے میں اچھی لگتی ہو تم۔۔۔

ابان آپ۔۔۔صالحہ کچھ کہتی اس سے پہلے ابان نے اس نے ہونٹوں پر انگلی رکھ دی اور بولا

My soul belongs only to you, my world revolves only around you, my love is truly only for you. I love you.........

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابان نے بہت ہی پیار سے اسے کہا اس کی آنکھیں اس کی بات کی تصدیق کر رہی تھیں ،صالحہ کا غصہ ختم ہو گیا اور وہ مسکرا دی تو ابان بھی مسکرا دیا اور اس کے گال پر اپنے لب رکھ دیے۔۔۔

.

آج صالحہ کچن میں اپنے ہاتھوں سے سب کے لیے کھانا بنا رہی تھی جو کہ رسم ہوتی ہے

۔وہ بہت کنفیوز ہورہی تھی۔

موم میں باقی سب توریڈی کر دیا ہے آپ میٹھے میں بتادیں کیابناو۔صالحہ نے ابان کی موم سے پوچھا

بیٹاابان کو کھیر بہت پسند ہے،ایسا کرتے ہیں کھیر بنالیتے ہیں۔مگر وہ میں دیکھ لوں گی آپ جاکر آرام کرلو تھک گئی ہو گی۔۔۔۔۔۔۔۔انھوں نے نہایت پیار سے کہا.

صالحہ مسکرائی پھر بولی---آنٹی میں کر لوں گی آپ فکر نہ کریں۔انھیں تو کہہ دیا فکر نا کریں اور خود کا فکر کہ مارے براحال تھا کہ سب کو کھانا پسند بھی آئے گا یا نہیں۔

سب لوگ کھانے کی ٹیبل پر بیٹھے تھے صالحہ اور اس کی دیورانی نے نوکروں کے ساتھ مل کر کھانا لگوایا۔سب نے کھانا اسٹارٹ کیا۔جیسے ہی ابان نے اپنی پلیٹ میں بریانی ڈالی اور پہلا چمچہ منہ میں ڈالا تو صالحہ نے آنکھیں بند کر لیں۔صالحہ کو دیکھ کر زوبی(ابان کے بھائی کی بیوی)بولی

ابان بھائی کھانا کیسا لگا؟اس کی آنکھوں میں شرارت تھی۔ابان کی موم بھی مسکرانے لگیں۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیوں کیا ہوا ہے؟--یہ کہہ کر ابان نے اپنی موم کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا تو وہ بولیں

آج سارا کھانا صالحہ نے بنایا ہے۔۔۔۔۔ابان نے اپنے برابر مین بیٹھی صالحہ کی طرف دیکھا جو کہ نظریں نیچے کیے پلیٹ میں چمچہ گھوما رہی تھی۔جب کافی دیر تک ابان کچھ

نہیں بولا تو صالحہ نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا جو کہ کھانا کھانے میں مگن تھا ۔۔۔۔۔۔صالحہ کا دل بوجھ گیا کہ اس نے کچھ بھی نہیں کہا۔۔۔ تھوڑی دیر بعد مصطفی بولے

ماشااللہ کھانا بہت اچھا بنا بیٹا۔۔۔۔ صالحہ نے بجھے دل سے مسکرائی اور شکریہ ادا کیا۔ باقی سب نے بھی اس کے کھانے کی تعریف کی سوائے ابان کے۔۔۔

کھانے کے بعد مصطفی نے تحفے کے طور پر صالحہ کو ایک لفاف دیا جس میں پیسے تھے ۔۔۔ یہ دیکھ کر صالحہ ہچکچائی.

نہیں انکل اس کی ضرورت نہیں ہے میرے لیے آپ کی دعا ہی کافی ہے۔۔۔۔۔۔۔

یہ تو تحفہ ہے بیٹا یہ تو لینا پڑے گا آپ کو۔ پھر انھوں نے زبردستی کر کہ اسے دیا۔۔۔ باقی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لوگو نے بھی اسے تحفے دیے۔ابان چپ چاپ صوفے پر بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔صالحہ کو غصہ آرہا تھا ابان پر کہ وہ کچھ کہہ کیوں نہیں کہہ رہا ہے۔۔۔ہوا کیا ہے آخر۔۔۔۔۔۔۔

کھانے کے بعد صالحہ کافی لے کر کمرے میں آئی تو ابان ٹیرس پر کھڑا تھا۔۔۔صالحہ اسے گھورا پھر اسکے سر پر جاکر کھڑی ہوگئی۔کپ اس نے سایڈ پر رکھے اور بولی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابان۔۔۔۔۔

جی ابان کی جان۔۔۔ابان نے ایک ہاتھ اس کی کمر میں ڈال کر اسے اپنی طرف کھینچا۔ صالحہ نے اسے گھورا پھر اپنے ہاتھوں میں ابان کا چہرا لے کر بولی۔۔۔

کیا ہوا ہے؟آپ ناراض ہیں مجھ سے۔

ابان مسکرایہ اوراس کے ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹا کر انھیں پکڑ کر اپنے لبوں سے لگائے

۔۔۔۔پھر بولا

کھانا واقع بہت ٹیسٹی تھا۔۔

تو یہ آپ نے جب کیوں نہیں کہا جب زوبی نے پوچھا تھا۔۔۔؟

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابان نے لمبی سانس لی اور بولا-- لفظوں سے تو سبھی تعریف کر رہے تھے اور میں لفظوں سے نہیں عمل سے تعریف کرتا ہوں۔۔ یہ کہہ کر اس نے آنکھ ماری تو صالحہ بلش کرنے لگی۔

میں تو ڈر گئی تھی کہ پتا نہیں کیا بات ہوئی ہے کہ آپ اس طرح بی ہیو کر رہے ہیں

۔۔۔۔۔

اووووو تو مسسز ابان مصطفی ڈر گئی تھیں۔۔۔ابان نے اپنی پیشانی اس کی پیشانی سے ملا دی۔۔۔

ابان کوفی ڈھنڈی ہو رہی ہے۔۔۔صالحہ نے اسے دور کیا اور کپ اٹھا کر ایک اسے دیا اور ایک خود پکڑا۔۔۔مگر جیسے ہی کپ دونوں نے ہونٹوں سے لگائے تو دوسرے ہی پل دونوں نے کافی تھوک دی کیوں کہ وہ ڈھنڈی ہو چکی تھی۔۔۔۔وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسنے لگے۔۔۔۔پھر ابان نے اس کا ہاتھ پکڑا اور بولا

چلو کافی پلاتے ہیں آپ کو۔۔۔۔وہ کمرے آئے ابان نے اپنا والٹ، موبائل اور گاڑی کی چابیاں اٹھائیں اور صالحہ کا ہاتھ پکڑ کر باہر لے آیا۔گاڑی میں بیٹھ کر ابان نے گاڑی اسٹارٹ کی۔۔۔۔

کیفے کہ باہر گاڑی روک اس نے صالحہ کو باہر اترنے کا اشارہ کیا اور خود بھی باہر نکل گیا

کافی لے کر وہ گاڑی میں جانے کے بجائے وہ لوگ اس کے بیک سائیڈ پر آ گئے جہاں کوئی بھی نہیں تھا۔ ہلکی روشنی تھی۔ چاندنی رات تھی اور وہ دونوں۔ بہت اچھا لگ رہا تھا ۔ صالحہ کا ہاتھ ابان کے ہاتھ میں تھا۔۔۔ جب صالحہ بولی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابان۔۔۔

جی ابان کی جان۔۔ ابان نے محبت سے بھرپور لہجے میں کہا تو صالحہ مسکرا دی اور بولی.

آپ مجھ سے اتنی محبت کیوں کرتے ہیں؟ ایسا کیا ہے مجھ میں؟

ابان ایک دم روکا اور اس کے سامنے آیا اور صالحہ کو سر سے پیر تک دیکھا

ہمممم سوچ رہا ہوں کہ کیا دیکھا ہے میں تم میں۔۔۔۔ابان نے سوچنے والے انداز میں بولا.

اچھاااااا تو آپ سوچ رہے ہیں۔۔۔۔صالحہ نے برامانںنے والے انداز میں کہا اور اس کو مارنے کے لیے بھاگی۔۔۔ابان کچھ دور بھاگا اور رو کھ کر مڑا اور صالحہ کے پیچھے جا کر اسے اٹھا کر گھومانے لگا۔۔۔۔وہ دونوں ہنس رہے تھے۔۔۔۔۔۔

ابان اسے نیچے اترا تو صالحہ کی سانس پھولی ہوئی تھیٔ اس کے بال بکھرے ہوئے تھے ۔۔۔ابان نے اپنی انگلیوں سے اس کے چہرے سے بال ہٹائے اور انھیں پیچھے کیا پھر اس کا چہرا اپنے ہاتھوں میں لے کر اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھ دیے۔۔۔۔۔صالحہ نے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔۔۔اور مسکرانے لگی۔۔۔۔پھر ابان پیچھے ہو کر بولا.

تمہیں چاہنے کے لیے کیسی وجہ کا ہونا ضروی نہیں ہے۔تم میرے جینے کی وجہ ہو ۔۔۔۔ابان نے بہت پیار بھرے لہجے میں کہا تو صالحہ بولی.

تھینکس ابان میری زندگی میں آنے کے لیے۔۔۔صالحہ نے دل سے اس کا شکریہ کیا.

آج ابان گھر پر ہی تھا اور میچ دیکھنے میں مگن تھا۔صالحہ جب کمرے میں آئی تو ابھی بھی میچ ہی دیکھ رہا تھا۔جیتنا ابان کو میچ پسند تھا،صالحہ کو اتنی ہی چیڑ تھی۔

صالحہ دروازے پر کھڑے ہو کر بولی--اباااان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ابان اسکرین کو ہی دیکھتے ہوئے بولا--جی ابان کی جاااااااان۔۔۔۔۔۔۔

آپ ابھی تک میچ دیکھ رہے ہیں۔آپ دو گھنٹے پہلے بھی یہ ہی دیکھ رہے تھے اب بھی وہی دیکھ رہے ہیں۔

یار بہت انٹرسٹنگ چل رہا ہے۔۔۔

صالحہ اس کے پاس ہی صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔۔وہ کبھی ابان کو دیکھتی، کبھی اسکرین کو۔۔ابان بہت مگن تھا میچ دیکھنے میں۔۔۔

میں سونے جارہی ہوں۔۔۔صالحہ کہہ کر اٹھنے والی تھی کہ ابان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے پاس بیٹھا لیا۔

اتنی جلدی کس خوشی میں سو رہی ہو؟

میں بور ہو رہی ہوں۔۔۔۔صالحہ نے منہ بنا کر بولا.

تو میں کب کہہ رہا ہوں کہ تم بھی میچ دیکھو۔۔۔تم مجھے دیکھو۔۔۔۔ابان نے اس کے بال پیچھے کیے اور انگلی کے پوروں سے اس کے گال چھونے لگا۔۔۔۔۔۔۔صالحہ مسکرانے لگی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابان پلیز اسے بند کر دیں۔۔۔۔۔صالحہ نے منت بھرے لہجے میں کہا.

اچھا ایک کام کرو تم اپنا کوئی ناول پڑھ لو۔۔۔۔۔ابان نے اسے آیڈیا دیا اور اٹھ کر گیا اور ایک نوول لا کر اسے دیا۔

میں نوول پڑھ لوں، تم میچ بند نہیں کرنا۔۔۔۔۔۔یہ کہہ کر صالحہ، ابان کی گود میں سر

رکھ کر لیٹ گئی اور ناول کھول کر پڑھنے لگی۔ابان مسکرایا اور اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ابان کی نظر صالحہ کے چہرے پر پڑی تو اس کا چہرا آنسوں سے تر تھا ۔۔۔۔ابان نے پریشان ہو کر اس کا سر اٹھایا اور بولا

کیا ہوا صالحہ رو کیوں رہی ہوں۔۔۔۔ میچ کی وجہ سے تو میں بند کر دیتا ہوں مگر اس میں رونے والی کیا بات ہے۔۔وہ سمجھا کہ صالحہ اس کے میچ کی وجہ سے ور رہی ہے۔۔۔۔۔۔

نہیں نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس نے ابان کو روکا

پھر ہوا کیا ہے؟ وہ بہت فکر مند تھا اس کے رونے کی وجہ سے۔

اس ناول کا۔۔۔۔ہیرو۔۔مر گیا۔۔۔۔صالحہ روک روک کر کہنے لگی۔۔۔پہلے تو ابان کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا۔۔۔

کیا کہا پھر کہو---ابان نے نا سمجھی کہ انداز میں دوبارہ پوچھا۔۔

وہ جو ہیرو تھانہ میرے ناول کا،بہت اچھا تھا۔مگر وہ مر گیا۔۔۔۔اس کے آنسو پھر گرنے لگے۔

اوووففف---ابان نے اپنے سر پر ہاتھ مارا پھر نفی میں سر ہلا کر مسکرایا اور اپنی انگلیوں کے پوروں سے اس کے آنسوں صاف کیے اور اس کی ناک کو پکڑ کر کھینچا۔

تم اتنی سی بات پر،اتنے قیمتی آنسوں بہارہی ہو۔۔۔۔۔پاگل لڑکی۔۔۔

ابان نے اس کے ہاتھ سے ناول لیا اور اس کو اٹھا کر بیڈ پر لیٹایا اور اس کے اوپر کمفرٹر ڈال کر اس کی پیشانی چومی۔۔۔۔۔۔۔اور اس کے لایٹ اوف کر دی اور خود دوبارہ میچ دیکھنے لگا۔۔۔۔میچ دیکھتے دیکھتے اس کی نظر بار بار صالحہ کی طرف جا رہی تھی جس کا معصوم چہرا اور اس پر اس کے بال جو کہ اس کے چہرے پر بار بار آ رہیں تھیں،اسے اور خوبصورت بنا رہی تھیں۔۔۔ابان مسکرایا۔۔۔ایل ای ڈی بند کر کہ وہ بھی صالحہ کہ برابر میں لیٹ گیا اور بہت آہستہ سے اس کے چہرے سے بال ہٹائے اور اس کی پیشانی پر لب رکھ دیے پھر سایڈ لیمپ بند کر کہ سو گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بہت سالوں بعد وہ اب چین کی نیند سو رہا تھا۔۔۔

دوسال بعد۔۔۔۔۔۔۔۔

ابان فجر کی نماز پڑھ کر مسجد سے واپس آیا صالحہ کچن میں اس کے لیے ناشتہ بنا رہی تھی ۔۔۔۔ابان بھی کچن میں ہی آ گیا۔پنک کلر کی شرٹ پہنے بالوں کا ڈھلا سا جوڑا بنائے وہ اپنے کام میں مگن تھی جب ابان اندر آیا اور اسے پیچھے سے ہگ کیا۔۔۔صالحہ چونک گئی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابان۔۔۔ڈارا دیا مجھے۔۔۔صالحہ نے لمبا سانس لے کر کہا

کیا ہو رہا ہے۔۔ابان نے اس کے کندھے پر ٹھوڑی ٹیکا کر کہا

آپ کے لیے ناشتہ بنا رہی ہوں اپنے پیارے پیارے ہاتھوں سے۔۔۔۔صالحہ نے کہتے ہوئے اپنے ہاتھ اس کے چہرے کے پاس لے جا کر لہرائے جیسے ابان پکڑ کر چوما

اب آپ مجھے ناشتہ بنانے دیں گے۔۔۔۔

تو میں نے کب تمہیں روکا ہے تم اپنا کام کر و اور میں اپنا۔۔۔یہ کہہ کر ابان نے اس کے بالوں سے کیچر نکال کر ان کی خوشبو سونگنے لگا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابان پلیز مجھ سے ایسے کام نہیں ہو گا۔۔۔۔۔

ابان نے اس کے ہاتھ سے نائف لی اور ایسے ہی کھڑے ہو کر پیاز کاٹنے لگا املیٹ کے لیے۔۔۔۔۔۔پیاز تیز تھی جس کی وجہ سے صالحہ کے آنکھوں میں جلن ہونے لگی اور آنسوں نکلے لگے۔۔

کیاہوا۔۔۔۔(ابان نے پوچھا)

پیاز۔۔۔۔صالحہ نے صرف اتناہی بولا تھا کہ ابان نے اسے پیاز چھوڑی اور صالحہ کا روخ اپنی طرف کر کے اس کے آنسو صاف کیے اور اسے گلے لگالیا۔۔۔۔

ابان مجھے لگتاہے ایمان اٹھ گئی ہے۔۔۔صالحہ نے اسے دور کرتے ہوئے کہا

تم ٹھیک ہو۔۔جلن زیادہ تو نہیں ہورہی۔؟ابان نے اس کی بات کو نظرانداز کرتے ہوئے فکر سے پوچھا

ابان۔۔۔۔صالحہ اسے آنکھیں دیکھا کر کچن سے نکل گئی۔۔۔کہ صرف پیاز کی وجہ سے جلن ہے اس پراتناپریشان۔۔۔۔ابان بہت زیادہ پزیسیو تھاصالحہ کہ لیے اور یہ بات صالحہ بہت اچھی طرح جانتی تھی۔۔۔

صالحہ کمرے میں آئی تو ایمان اٹھ چکی تھی اور اس کے رونے کا شوغل جاری تھا

۔۔۔۔۔صالحہ جلدی سے اس کے پاس آئی اور اسے گود میں اٹھالیا۔۔۔ایمان ابان اور صالحہ کی ایک سالہ بیٹی تھی۔۔۔۔جو سب کی لاڈلی تھی۔۔

ارے میرا بچہ اٹھ گیا۔۔۔صالحہ اسے پیار کرنے لگی۔۔ابان بھی کمرے میں آگیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے دو۔۔۔۔ابان نے اس کی گود سے ایمان کو لیا تو وہ فورن چوپ ہو گئی،،،،صالحہ کا منہ کھول گیا۔

میں کب سے چوپ کرا رہی تھی تو چوپ نہیں ہوئی اور تمہاری گود میں آکر ایک دم چوپ ہو گئی۔۔۔۔صالحہ نے حیرت سے کہا

بیٹی کس کی ہے۔۔۔ابان فکر سے کہااور ایمان کے پھولے پھولے گال چومے۔۔۔۔۔

ایمان ماما گندی ہے نا میری بیٹی کو ڈانٹی ہے؟ابان نے ایمان سے تصدیق چاہی،اس کے سمجھ میں پتا نہیں کیا آیا اور وہ ہنسنے لگی۔۔۔اور اس کو ہنستا دیکھ کر وہ دونوں بھی ہنسنے لگے ۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابان اپنے کسی دوست کے والد کو دیکھنے ہسپتال ایا تھا جب اس نے صادم کو وہاں دیکھا جو کہ پریشان سا آئی سی او کے باہر چکر لگا رہا تھا۔صادم کو دیکھ کر ابان کا خون کھول گیا ۔صالحہ کے ساتھ کی گئی ہر زیادتی اسے یاد آ گئی۔۔۔۔۔۔

ابان کا دل تو کرا کہ اس کی حالت درست کر دے، مگر جس قدر وہ پریشان دیکھ رہا تھا تو ابان سے رہا نہیں گیا اور صادم کی پریشانی کی وجہ معلوم کرنے کے لیے چلا گیا۔ایک وقت میں وہ اس کا اچھا دوست جو تھا۔

ابان تم؟--صادم نے جب ابان کو دیکھا تو حیران رہ گیا۔اتنے سالوں بعد جو مل رہا تھا۔

سب خیر ت ہے تم یہاں کیسے؟--ابان نے اس کے سوال کو نظر انداز کرتے ہوئے پوچھا

نہیں یار خیریت نہیں ہے۔بابا کو آئی سی یو میں ہیں۔اچانک ان کی طبیت خراب ہو گئی۔

صادم اسے سب بتا ہی رہا تھا کہ ڈاکٹر ای سی یو سے باہر آیا تو صادم اور ابان دونوں ہی

ڈاکٹر کہ پاس بھاگے۔

ڈاکٹر بابا کیسے ہیں کیا ہوا تھا انھیں ؟صادم نے فکر مندی سے پوچھا۔

انھیں ہارڈ اٹیک ہوا ہے۔۔۔آپ یہ بتاہیں صالحہ کون ہیں ؟صالحہ کا نام سن کر وہ دونوں ہی حیران تھے.

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیوں،،سب ٹھیک تو ہے ؟ابان نے ڈاکٹر سے پوچھا۔۔۔صادم چوپ تھا

جی وہ پیشیٹ بار بار یہ نام لے رہیں اگر آپ انھیں بولا لیں تو اچھا ہو گا۔۔۔۔ڈاکٹر کہہ کر آگے بڑھ گیا۔۔ابان نے صادم کی طرف دیکھا پھر بولا

میں ابھی آتا ہوں۔۔۔۔وہ کہہ کر ہسپتال سے باہر آ گیا۔۔اب ابان عجیب کشماکش کا شکار تھا کہ وہ صالحہ بتائے یا نہیں۔۔وہ صالحہ کو پریشان نہیں دیکھ سکتا تھا۔اسی کشماکش میں وہ گھر پہنچا۔۔۔۔اندر آیا تو ایمان کے ہسنے کی آوازیں آنے لگیں وہ اپنے دادا ،دادی کہ ساتھ کھیل رہی تھی مگر جیسے ہی اس نے ابان کو دیکھا تو فورن اس کی طرف لپکی۔۔۔

ابان نے اسے گود میں اٹھا کر اسے پیار کیا پھر اپنی موم سے صالحہ کا پوچھا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

موم صالحہ کہاں ہے؟

وہ نماز پڑھ رہی ہے اپنے کمرے میں۔۔۔۔

اچھا۔۔۔۔

کیاہوا تم کچھ پریشان لگ رہے ہو۔۔۔ مصطفی نے اس کے چہرے کو دیکھ کر پوچھا

نہیں کچھ نہیں ڈیڈ۔۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔۔ یہ ایمان کو پکڑیں میں آتاہوں۔ یہ کہہ کر وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔ جب اس نے دروازہ کھولا تو صالحہ دعامانگ رہی تھی۔ابان وہیں کھڑاا سے دیکھتارہا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صالحہ نے دعاختم کرکے اٹھی تو ابان سامنے کھڑا تھا۔۔۔ صالحہ پہلے حیران ہوئی کیوں کہ وہ اس ٹائم آفس میں ہوتا ہے، پھر مسکرائی۔

ابان آپ اتنی جلدی کیسے ؟ابان خاموش اس کے قریب آیا۔

کیابات ہے ابان آپ پریشان لگ رہے ہیں۔ کیاہواہے۔۔۔ صالحہ بھی ہریشان ہوگئ

کیونکہ ابان اس کے ساتھ اتنا خاموش کبھی نہیں رہا تھا۔۔۔

ابان نے صالحہ کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے اور اسے لے کر صوفے پر بیٹھ گیا

۔۔۔وہ الفاظ تلاش کر رہا تھا کہ کیسے صالحہ بتائے۔

صالحہ میں ابھی ہوسپیٹل گیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیوں خیریت---اس کی بات پوری ہونے سے پہلے صالحہ بولی.

اپنے دوست کہ والد کو دیکھنے کہ لیے۔۔۔وہ یہ کہہ کر روکا

اووو اچھا۔تو کیسی طبیعت ہے ان کی؟

اللہ کا شکر ہے ٹھیک ہیں۔۔۔ابان کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کیا کہے.

صالحہ۔۔۔میں نے۔۔۔۔وہاں۔۔۔۔صادم کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔ابان نے اٹک اٹک کر اپنے الفاظ مکمل کیے.

صالحہ یکدم شوکڈ رہ گئی۔۔۔۔کیا کچھ نہ یاد آیا تھا یہ نام سن کر اسے۔پھر سمبھل کر بولی

اچھا۔۔۔۔وہ وہاں کیا کر رہا تھا۔۔۔۔

اب ابان خاموش تھا---کیا بات ہے ابان تم خاموش کیوں ہو؟

وہ صالحہ۔۔۔۔تمہارے بابا آئی سی یو میں ہیں۔انھیں ہارڈ اٹیک ہوا ہے۔۔۔۔ابان نے مانو صالحہ کہ سر پر بم پھوڑ دیا۔۔۔۔صالحہ آنکھیں حیرت سے کھول گئی۔۔۔

با۔۔با۔۔اس کے حلق میں الفاظ اٹک گئے۔۔اس کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے ۔۔۔۔جو بھی تھا وہ اس کے بابا تھے۔۔ماں باپ سے محبت فتری ہوتی ہے۔۔۔۔

ابان ابان مجھے لے چلو بابا کے پاس۔۔۔وہ ابان کی منت کرنے لگی

میں تمہیں لینے ہی آیا ہوں،وہ بھی تم سے ملنا چاہتے ہیں، تمہیں ہی یاد کر رہے ہیں ۔۔۔۔ابان نے اس کے آنسوں صاف کرتے ہوئے بتایا مگر آنسو تھے کہ روکنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔۔۔وہ ایمان کو گھر پر ہی چھوڑ کر نکلے۔۔۔۔سارے راستے صالحہ بے آواز آنسو بہاتی رہی اور اپنے بابا کے لیے دعا کرتی رہی۔اس کے آنسو ابان کو بہت تکلیف دے رہے تھے آخر جب اس کی ہمت جواب دے گئی تو وہ بولا.

پلیز صالحہ رونا تو بند کر و یار۔۔۔۔تم ایسے شخص کے لیے رو رہی ہو جس نے تمہارے ساتھ اتنی زیادتی کی۔۔۔میری ہی غلطی ہے مجھے بتانا ہی نہیں چاہیے تھا۔۔۔وہ غصے میں بولتا گیا۔

وہ میرے بابا ہیں ابان۔۔۔۔صالحہ نے دکھ بھرے لہجے میں بولا اسے ابان سے ایسی باتوں کی امید نہیں تھی۔۔۔

ایم سوری۔۔۔اس کا لہجہ اور چہرہ دیکھ کر اسے احساس ہوا کہ وہ غلط بول گیا ہے۔۔

جب وہ ہوسپیٹل پہنچے تو آئی سی یو کے سامنے ہی صادم،اس کی ماں،بیوی سب وہی

موجود تھے۔صالحہ ابان کہ ساتھ وہاں پہنچی توسب اسے دیکھ کر حیرت زدہ تھے ۔۔۔۔اور ابان کے ساتھ دیکھ کر تو اور بھی حیران تھے۔۔۔سب شرمندہ تھے کسی میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ اس کے پاس جا سکیں۔۔۔۔صالحہ ابان کے ساتھ ہی کھڑی تھی۔۔ابان ڈاکٹر سے اجازت لے رہا تھا صالحہ کو اندر بھجنے کے لیے۔۔۔

صالحہ کی ماں بہت ہمت پیدا کرنے کے بعد اس کے پاس اس سے ملنے کے لیے آ ہیں مگر وہ سب کو نظرانداز کر کہ اندر چلی گئی۔۔۔اس کی ماں وہی کھڑی رہ گئی۔صادم اپنی جگہ کھڑا رہ گیا۔۔۔۔

صالحہ اندر پہنچی تو احمد علی سامنے بیڈ پر لیٹے تھے اکسیجن ماکس لگائے۔۔۔صالحہ کی آنکھیں دھندلا گئیں۔۔۔اس نے کب اپنے باپ کو ایسا بے بس دیکھا تھا وہ تو ایک

مضبوط شخص تھے۔۔۔۔وہ آہستہ آہستہ ان کے قریب آئی۔۔اس کے قدموں میں جان ہی نہیں تھی۔۔۔اتنے سالوں بعد اپنے باپ کو دیکھ رہی تھی وہ بھی اس حالت میں۔۔۔

مر گئی ہو تم ہمارے لیے۔۔۔اب کبھی یہاں فون نہیں کرنا۔۔۔۔کچھ نہیں لگتی تم ہماری۔۔۔ان کی کہی باتیں اس کے دماغ میں گھوم رہی تھیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیوں آیا تھا وہ یہاں۔۔کیا رشتہ ہے تمہارا اس سے۔۔۔؟ صالحہ نے ان کا ہاتھ پکڑا اور اسے چوما۔۔اس کے آنسوں ان کے ہاتھ پر گرے۔۔۔

بابا۔۔۔اٹھیں۔۔۔بابا اٹھیں نا پلیز۔۔۔دیکھیں میں ہوں صالحہ۔۔۔

صالحہ کی آواز سن کر انھوں نے آہستہ آہستہ آنکھیں کھولیں۔۔۔۔صالحہ کا چہرا دیکھ کر

ان کی آنکھیں نم ہونے لگیں بول نہیں سکتے تھے کیوں کہ آکسیجن ماکس لگا تھا ۔۔۔انھوں نے اپنے دونوں ہاتھ ملا کر صالحہ سے معافی مانگنے لگے۔۔۔صالحہ نے جھٹ ان کے ہاتھ پکڑ لیے اور نفی میں سر ہلانے لگی پھر بولی.

نہیں بابا ایسا نا کریں۔۔مجھے گناہ گار نا بنائیں۔۔۔بس آپ جلدی سے ٹھیک ہو جائیں ۔۔۔وہ ابھی بات ہی کر رہی تھی کہ ان کی طبیعت پھر خراب ہونے لگی صالحہ گھبرا گئی ۔۔وہ بھاگ کر باہر آئی اور ابان کو کہا کہ ڈاکٹر کو بولائے۔۔۔۔ڈاکٹر آئے اور صالحہ کو باہر جانے کا کہا وہ باہر آگئی۔۔۔

وہ اپنے بام کے کیے دعا گو تھی۔۔۔اسے کوئی ہوش نہیں تھا کہ وہاں کون ہے کون ہیں۔۔۔وہ ہمیشہ سے اپنے بابا کہ قریب ہی رہی تھی۔۔۔۔

کچھ دیر بعد ڈاکٹر باہر آئے تو انھوں نے بتایا کہ احمد علی اب خطرے سے باہر ہیں۔۔۔

کچھ دیر بعد انھیں واڈ میں شفٹ کر دیا جائے گا۔۔۔۔

احمد علی کو شفٹ کرنے کہ بعد سب ان کہ پاس ہی موجود تھے۔۔۔صادم ایک سائڈ پر تھا۔دوسرے سائڈ پر صالحہ کھڑی تھی۔۔۔احمد علی کو ہوش آیا تو سب سے پہلے انھوں نے صالحہ کو یاد کیا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صالحہ ---وہ بہت ہلکی آواز میں بولے۔

جی بابا۔۔میں یہی ہوں۔۔۔صالحہ فورن ان کہ سامنے آئی۔۔۔ان کے ہاتھ پکڑ لیے

مجھے معاف کردو میری بچی۔۔میں نے تمہارے ساتھ بہت زیاتی کی ہے۔۔۔ایسا تو کوئی جانوروں کے ساتھ نہیں کرتا جو ہم نے تمہارے ساتھ کیا تھا۔۔۔وہاں کھڑے ہر شخص کی آنکھیں نم تھیں۔۔۔

میں جانتا ہوں ہم لوگ معافی قابل نہیں ہیں۔۔اگر ہو سکے تو ہمیں معاف کردینا ۔۔۔وہ بہت شرمندہ تھے اپنی غلطی پر

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں بابا ایسا نا کہیں۔میں آپ سے ناراض نہیں ہوں۔میں نے آپ کو کب کا معاف کردیا ہے۔مجھ سے بار بار معافی نا مانگیں۔۔۔

نہیں صالحہ ہم تمہارے گناہ گار ہیں۔صالحہ امی بولیں۔۔۔صالحہ نے بس ایک خاموش نظر ان پر ڈالی

ہاں صالحہ میں بھی تمہارا مجرم ہوں۔۔ تم جو سزا چاہے مجھے دو مجھے قبول ہے۔۔ صادم بھی بولا

مجرم تو تم میرے ہوں۔۔۔۔ صالحہ نے نہایت دکھ بھرے لہجے میں کہا

ارے بھائی تو بہنوں کہ محافظ ہوتے ہیں تم کیسے بھائی ہو جو اپنی بہن کا یقین تک نہیں کیا ۔۔۔ اور آپ ---وہ اپنی امی کی طرف مڑی--- کیا کہا تھا میں پیدا ہوتے ہی مر کیوں نہیں گئی۔۔۔ہاں۔۔۔ آپ تو ماں تھیں پھر میرا یقین کیوں نہیں کیا۔۔ کیا آپ کی پرورش ایسی تھی کہ میں ایسا گھٹیا کام کرتی۔۔۔

آج ناچاہتے ہوئے بھی وہ شکوہ کر بیٹھی۔۔۔ صالحہ نے بہت بے دردی سے اپنے آنسو پونچھے۔۔۔ پھر صادم کی طرف بڑھی اور بولی.

ویسے ایک بات بتانا پسند کرو گے کہ تم لوگو کو کیسے احساس ہوا کہ میں صحیح تھی ۔۔۔بہت دیر سے جو سوال اس کے دماغ میں گھوم رہا تھا آخر اس نے پوچھ لیا۔۔۔

تمہاری شادی کہ ایک سال بعد شیرہ گھر آیا تھا تم سے معافی مانگنے۔۔۔وہ روکا اس نے بتایا کہ اسے کسی کیس کہ سلسے میں جیل ہو گئی تھی۔ جیل سے باہر آنے کہ بعد وہ کافی بدل گیا تھا۔۔۔۔۔اسے احساس تھا کہ اس نے تمہارے ساتھ بہت غلط کیا تھا اور اسی نے ہمیں بتایا کہ اس نے تمہارے ساتھ کیا کیا ظلم کیے۔۔۔صادم نے اسے پوری بات بتادی.

صالحہ نے پہلے مسکرائی پھر بولی ---واووووز بردست بہت خوب یعنی میری بے گناہی کا یقین بھی کسی غیر کی بات سن ہی کر آیا۔۔۔

صالحہ نے کہہ کر ان سب کی طرف دیکھا۔ان سب کے سر جھکے ہوئے تھے۔صادم ،اس کی ماں،احمد علی۔۔۔۔وہ صیح تو کہہ رہی تھی کہ اس کا یقین تو ابھی بھی کیسی کو نہیں تھا۔اگر شیرہ آکر نہیں بتاتا تو وہ لوگ تو آج بھی اسے ہی گناگار سمجھتے۔۔

پتاہے مجھے شیر ہ سے کوئی شکایت نہیں ہے بلکہ میں تو اس کی شکر گزار ہوں کہ اس کی وجہ سے مجھے پتا چلا کہ میرے ساتھ کون ہے۔۔۔سوائے میرے رب کہ کوئی بھی میرے ساتھ نہیں یہاں تک کہ میرا سایہ بھی نہیں۔۔۔کوئی ایسی رات نہیں تھی جب آپ لوگو کو یاد نہیں کیا ہو۔۔آپ سے محبت تھی، ہے اور ہمیشہ رہے گی میرے دل میں کیونکہ اس پر میرا اختیار نہیں ہے۔میں آپ لوگو کو معاف تو کب کا کر دیا ہے مگر بھولی کچھ نہیں ہوں۔سب یاد ہے سب کچھ۔۔جب میں تنہا تھی آپ کہ پاس آنا چاہتی تھی تو آپ سب نے دروازے بند کر دیے تھے میرے لیے سب یاد ہے.

ڈاکٹر اندر آیا تو وہ خاموش ہو گئی اور ابان کہ پاس جا کر کھڑی ہو گئی۔۔۔ابان نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اس کو احساس دلایا کہ وہ ہر قدم پر اس کے ساتھ ہے.۔۔۔

ڈاکٹر نے چیک کر کہ بتایا کہ انھیں گھر لے جاسکتے ہیں شام تک۔۔۔ڈاکٹر کہ جانے کہ بعد احمد علی بولے صالحہ سے

صالحہ ادھر آؤ میرے پاس۔۔۔صالحہ ان کہ پاس گئی۔بیٹا اب میں نہیں چاہتا کہ تم مجھ سے الگ رہو چلو اپنے گھر چلو،،اپنے بابا کہ گھر جو کہ تمہارا بھی گھر ہے۔۔۔ابان کی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سانس روکے اس کہ جواب کا منتظر تھا کہ وہ کیا کہتی ہے۔کیونکہ وہاں کوئی نہیں جانتا تھا کہ ابان اور صالحہ کی شادی ہو چکی ہے۔

نہیں بابا وہ میرا گھر نہیں ہے، میرا گھر تو میرے شوہر کا گھر ہے، جہاں میرا شوہر، میری بیٹی، میرے ماں باپ جیسے ساس اور سسر ہیں۔۔۔۔ابان کا دل خوشی سے جھوم اٹھا کہ اس کہ دل میں ابان کا کیا مقام ہے.

تم نے شادی کر لی۔صادم نے پوچھا.

تو تمہارا انتیظار کرتی۔۔صالحہ کا لہجہ غصے والا تھا۔صادم بلکل چپ ہو گیا

ابان مصطفی ہے وہ بابا۔۔۔۔سب کی نظریں ابان کی طرف اٹھیں۔۔۔ابان صالحہ کو دیکھنے لگا جو مسکرا کر اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ابان بھی مسکرانے لگا.

اللہ تم دونوں کو ہمیشہ خوش رکھے۔۔۔میری نواسی کہا کیا نام ہے رکھا ہے اس کا؟-- احمد علی نے بہت محبت سے انھیں دعا دی اور ایمان کے بارے میں پوچھا.

ایمان نام ہے۔ابھی گھر پر ہے اپنے دادا، دادی کہ پاس۔آپ ٹھیک ہو جاہیں جلدی سے پھر لاوں گی اسے آپ سے ملوانے۔صالحہ نے انہیں ایمان کہ بارے میں بتایا.

ایک ہفتے بعد احمد علی نے ابان اور سب لوگو کو گھر بلوایا کھانے پر، صالحہ جانے پر بلکل بھی راضی نہیں تھی وہ تو منا کر رہی تھی مگر ابان نے اسے روک دیا تھا۔۔

ابان میں وہاں اس گھر میں نہیں جانا چاہتی۔۔۔ صالحہ نے بے زاری سے کہا

صالحہ جب معاف کر دیا ہے تو اپنے دل سے معاف کرو۔۔۔ ہم چاہتے ہیں نا کہ اللہ ہمارے سارے گناہ معاف کر دے تو پہلے خود معاف کرنا سیکھو۔ صرف منہ سے کہہ دینا کافی نہیں ہوتا۔۔۔ اللہ ہماری نیت دیکھتا ہے۔۔۔۔

میں انھیں دل سے معاف کیا ہے ابان میرے دل میں ان کے لیے کوئی گلہ نہیں ہے ۔۔۔ صالحہ نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا.

تو پھر وہاں جانے سے کیوں منا کر رہی ہو۔

بس ایسے ہی۔۔۔ صالحہ لا جواب ہو گئی.

ابان اسے گھورنے لگا تو وہ بولی

اچھاناٹھیک ہے چلتی ہوں صرف تمہارے کہنے پر۔۔صالحہ نے انگلی اٹھا کر اسے کہا تو ابان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اس پر اپنے ہونٹ رکھے۔

آئی لو یو۔۔۔ابان نے محبت بھرے لہجے میں کہا

آئی نو۔۔صالحہ نے اترا کر کہا

صالحہ اپنے گھر کے باہر کھڑی تھی۔۔کیا کچھ نہ یاد آیا تھا اسے۔۔۔

صادم نے دروازہ کھولا سلام کیا سب اندر آ گئے تو صادم نے ایمان کو ابان کی گود سے لے لیا۔۔۔وہ بھی بڑے آرام سے چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ سب بہت خوش تھے۔۔

صالحہ نے بھی سب کو معاف کر دیا تھا۔بہت تنہا رہ لی تھی وہ اپنوں کے بغیر۔۔۔۔اپنے باپ کو ہوسپیٹل میں دیکھ کر اسے احساس ہوا اگر انھیں کچھ ہو جاتا تو۔۔۔۔وہ اس سے آگے سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔

بعض اوقات ہمیں اپنی انا کو بھول کر اپنے سگوں کے لیے بہت کچھ بھولنا پڑتا ہے یہاں تک ان کی گئی بہت سی زیادتی بھی اور اللہ بھی ایسے بندوں کو پسند کرتا ہے جو صرف اللہ

کی رضا کے لیے دوسروں کو معاف کر دیتے ہیں۔

ختم شدہ

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پراپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین